سنبھل کر قدم رکھنا میکدے میں شیخ جی — یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پنجپیری حضرات جن عقائد ونظریات کو کفر وشرک کہتے ہیں وہی عقائد ونظریات انہی
کے گھر سے پیش کیے گئے ہیں ایک دلچسپ کا علمی وتحقیقی دستاویز بنام

فرقہ مماتیہ
اپنے فتووں کی زد میں

از افادات:

استاذ المناظرین وکیل احناف ترجمان علماء دیوبند حضرت

مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی

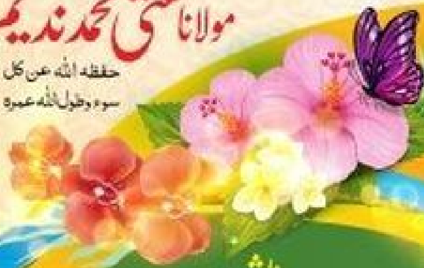
حفظہ اللہ عن کل سوء وطول اللہ عمرہ



ترتیب وتالیف:

حضرت مولانا عبد الرحمن عابد

حفظہ اللہ تعالیٰ



ناشر:
نوجوانان احناف طلباء دیوبند
کثر اللہ تعالی سوادہم پشاور پاکستان
0333-3300274

سنبھل کر قدم رکھنا میکدے میں شیخ جی   یہاں پگڑی اُچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پنجپیری (مماتی) حضرات جن عقائد و نظریات کو کفر و شرک قرار دیتے ہیں وہی نظریات انہی کے گھر سے پیش کیے گئے ہیں، دوسروں پر فتوے لگانے کا شوق بھی دراصل انہی کے گھر سے پروان چڑھا ہے، اور بھی مزید انکشافات پر مبنی ایک اہم ترین، دلچسپ، معلومات و زلزلہ خیز مواد سے لبریز **علمی و تحقیقی دستاویز** بنام

فرقہ مماتیہ

اپنے فتووں کی زد میں

از افادات: استاذ المناظرین وکیل احناف ترجمانِ علماء دیوبند حضرت مولانا **مفتی محمد ندیم المحمودی** حفظه الله عن كل سوء و طول الله عمره

ترتیب و تالیف: حضرت مولانا **عبد الرحمٰن عابد** حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر: **نوجوانان احناف طلباء دیوبند** کثر اللہ تعالیٰ سوادھم **پشاور پاکستان**

رابطہ نمبر 0333 3300274



نام کتاب فرقہ مماتیہ اپنے فتووں کی زد میں

ازافادات مناظرِ اسلام ترجمانِ علماء دیوبند

حضرت مولانا مفتی محمد ندیم حفظہ اللہ تعالی

ترتیب وتالیف حضرت مولانا عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ تعالی

ناشر: نوجوانانِ احناف طلباء دیوبند۔ کثر اللہ سواد ہم پشاور پاکستان

رابطہ نمبر 0333 3300274

صفحات

سن اشاعت جولائی ۲۰۲۵ء / محرّم الحرام ۱۴۴۷ھ



فہرستِ مضامین

انتساب

میں بلکہ جملہ خدّامِ نوجوانانِ احناف طلباء دیوبند۔ کثّر اللّٰہ سواد ہم اس تالیف کا انتساب مفکّرِ اہل السنت والجماعت ترجمانِ علماء دیوبند قادر بالتحریر والکلام حضرت مولانا

نورمحمد تونسوی

صاحب نوّر اللّٰہ مرقدہ و کثّر اللّٰہ امثالہ کی طرف کرتا ہوں۔

جن کی محنت واخلاص اور شب روز جد و جہد کے نتیجے میں اہل السنۃ والجماعۃ کے وہ تمام افراد، جنہوں نے حضرت کی کتب مطالعہ کیا، نہ صرف اپنے عقائد کی پہچان حاصل کرسکے، بلکہ ان پر پختگی اور باطل فرقوں کی دسیسہ کاریوں سے بھی بخوبی واقف ہوگئے۔ اللّٰہ تعالیٰ ان کی قبر کو منوّر فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو تاقیامت جاری وساری رکھے آمین



تقریظِ باسعادت

استاذالمناظرین، وکیلِ احناف، ترجمانِ علماء دیوبند، قاطع عروقِ فرقِ باطلہ، میدانِ مناظرہ کا شہسوار و شہزادہ نکتہ رس مناظر **حضرت علّامہ مفتی محمد ندیم المحمودی** حفظہ اللہ تعالی

بسم الله الرحمن الرحيم ، الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفىٰ اما بعد :

زیرِ نظر کتاب (فرقہ مماتیہ اپنے فتووں کی زد میں) برادرِ مکرم، محققِ اہلِ سنت، حضرت مولانا عبد الرحمٰن عابد صاحب حفظہ اللہ کی شب و روز کی محنتِ شاقّہ کا ثمرہ ہے، جو ایک زبردست، محقّق اور علمی ذخیرے پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب ایک ایسے گروہ اور خارجی و تکفیری فرقہ (یعنی پنجپیریت) کے خلاف قلمی جہاد ہے، جو ایک طرف تو خود عملی دین کے میدان میں بے عمل اور جمود کا شکار ہے، اور دوسری طرف اہلِ حق، خاص طور پر ان بزرگوں کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے، جنہوں نے دینِ متین کے تمام شعبوں کو سنبھالا، انہیں آباد رکھا، اور ساری زندگی اس کے تحفظ میں کھپا دی۔

یہی گروہ (یعنی فرقۂ مماتیہ) فکری طور پر خارجی مزاج رکھتا ہے اور تکفیری رویّوں کا حامل ہے۔ اس نے دین کی خدمت کرنے والی ہر جماعت کے خلاف محاذ آرائی کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس فرقے نے "تبلیغی جماعت" جیسے مقدّس، بے ضرر، اور انتہائی مخلص طبقے کو بھی نہیں بخشا، جو نہایت اخلاص کے ساتھ دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج میں مصروفِ عمل ہے، اس فرقے نے تبلیغی جماعت کی کتب، نصاب، اور مشن کو کفر و شرک سے تعبیر کرکے نہ صرف فتنہ کھڑا کیا، بلکہ ان کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور بدگمانیاں پھیلانے کی متعدد ناکام کوششیں بھی کیں۔ مگر (وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَـٰكِرِينَ) کے مصداق، ان کی یہ تمام کوششیں باطل اور بے اثر ثابت ہوئیں۔

ہمارے خیبر پختونخوا میں 2011 سے پہلے اس فرقۂ مماتیہ نے اھل حق کے خلاف ایک طوفانِ بدتمیزی برپا کر رکھا تھا۔ مساجد و مدارس میں نفرت انگیزی، تکفیری ذہنیت اور عوام

کو اہلِ حق سے بد ظن کرنے کی مسلسل کوششیں جاری تھیں۔

مگر الحمدللہ! 2012 میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نوجوانانِ احناف (کثّر اللہ تعالی سوادھم) کا ایک جرأت مند قافلہ میدان میں آیا، جو خالص عقیدۂ اہلِ سنت والجماعت اور علمائے دیوبند کے دفاع کے لیے سر گرم ہو گیا۔

اس قافلے نے سب سے پہلے علیٰ الحق جماعتوں اور شخصیات کا نہایت جرأت و محبت سے دفاع کیا، اور پھر باطل کے ایوانوں پر ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ مخالفین صفائیاں دینے پر مجبور ہو گئے الحمدللہ۔

ان دنوں اہلِ حق کے مقابلے میں جو فتنہ انگیز جماعتیں میدان میں سر گرم تھیں، ان میں ایک قابلِ ذکر نام فرقۂ مماتیہ کا بھی تھا۔ نوجوانانِ احناف (بارک اللہ فی جماعتھم) نے ان کے بھی عزائم خاک میں ملا دیے۔ متعدد علمی و دینی موضوعات پر ان سے ہمارے کامیاب مناظرے ہوئے، جن میں پے در پے ان کی شکستوں نے عوام الناس کے سامنے ان کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔

جب عوام الناس پر ان مماتیوں کا فریب اور چالاکی آشکار ہوئی، اور وہ ان کے ظاہری شیخی و تقدّس کے پردے کے پیچھے چھپی حقیقت کو پہچان گئے، تو وہ ان کے دھوکے سے خبر دار ہو گئے۔ نتیجتاً بہت سے لوگوں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے تک چھوڑ دیں۔

مگر مماتیوں نے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے ایک اور مکّارانہ چال چلی، انہوں نے ایک پاگل، مجنون اور بالکل بے علم شخص کو، جس کا نام 'بلال احمق' تھا، میدان میں اتار دیا۔ یہ شخص بد تمیزی، جہالت، اور بے حیائی میں اپنی مثال آپ تھا۔

اگرچہ مماتیوں میں 'خضر حیات' جیسے گستاخ، بے ادب، بدزبان، **کریہ الشکل** اور تکفیری پہلے سے مشہور تھا، لیکن اس بلال احمق نے اس کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اس نے میڈیا پر آ کر نہ صرف جہالت کا مظاہرہ کیا، بلکہ باقاعدہ چیلنج بازیاں شروع کر دیں۔

اس نے اپنے من گھڑت فتووں میں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے، نہ صرف حدِ ادب کو

پار کیا، بلکہ امت مسلمہ کی معتبر جماعتوں کے خلاف تکفیر کا دروازہ کھول دیا:

بلال احمق کے گمراہ کن اور تکفیری فتوے:

1. "جمعیت علمائے اسلام کافر ہے" —العیاذ باللہ ۲ جمعیت علمائے اسلام ختمِ نبوت کی منکر ہے" —العیاذ باللہ 3. "جمعیت علمائے اسلام علمِ غیب کی قائل ہے" —العیاذ باللہ

4. "جمعیت والے ابو جہل سے بھی بڑے کافر ہیں" —العیاذ باللہ

اس طرح کے فتوے نہ صرف علمی دیوالیہ پن کی علامت ہیں، بلکہ یہ واضح دلیل ہیں کہ یہ گروہ کس ذہنی پستی، اخلاقی انحطاط اور بد فکری خباثت میں ڈوبا ہوا ہے۔

یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ مماتیوں کے اس نالائق، شکست خوردہ اور بد تربیت یافتہ مناظر نے جمعیت علمائے اسلام کا نام بار بار کیوں لیا؟

اس کا مقصد یہ تھا کہ جمعیت کے وابستہ نوجوانوں کو ہم سے بد ظن کیا جائے، تاکہ نوجوانانِ احناف مماتیوں سے کیے گئے مسلسل مناظروں اور ان کی متواتر شکستوں کے بعد جو علمی دباؤ تھا، اس سے راہِ فرار اختیار کی جا سکے۔

یعنی ان کا مقصد یہ تھا کہ جمعیت سے تعلق رکھنے والے دیوبندی نوجوان ہماری حمایت چھوڑ دیں، اور اس طرح مماتی جماعت کو کچھ سانس لینے کا موقع ملے۔ لیکن الحمدللہ! ان کی یہ سازش بھی بری طرح ناکام ہوئی.

جب ہم نے یہ دیکھا کہ یہ لوگ پے در پے شکستوں کے بعد نہ صرف حواس باختہ ہو چکے ہیں بلکہ اب ان کے پاس آخری ہتھیار 'الزامات کی بوچھاڑ' کے سوا کچھ باقی نہیں رہا، تو ہم نے پہلے ان سے خلوص کے ساتھ کہا کہ: الزامات چھوڑو، اگر واقعی علمی و دینی غیرت رکھتے ہو تو آئیں! ہمارے اور تمہارے درمیان کئی مسائل میں اختلاف موجود ہے، ان میں سے کوئی ایک عقیدہ چن لو، اس پر علمی انداز میں مناظرہ کرتے ہیں۔

لیکن جب وہ کسی حال میں سننے اور ماننے کو تیار نہ ہوئے، تو ہم نے بھی ان ہی کے لہجے میں انہیں جواب دینا ضروری سمجھا۔

الزامات کا حربہ، اور باطل کی آخری سانسیں: گزشتہ سال جب ہمارے درمیان مناظرہ طے پایا، تو دورانِ مناظرہ یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ مماتی مناظر اپنے تمام الزامات میں جھوٹا نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مناظرے میں فرقۂ مماتیہ کو ایسی ذلت و رسوائی سے دوچار کیا کہ وہ مدتوں سنبھل نہ سکے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔

یہاں تک کہ وہ شکست خوردہ مناظر اس کے بعد مسلسل سات آٹھ مہینے تک میرا نام لے لے کر مختلف جگہوں پر چیلنج کرتا رہا (!!) اس کو کہتے ہیں **اپنی شکست کا برملا اعتراف**

اس مناظرے کی تفصیلی روئیداد اور اس میں پیش کیے گئے دلائل و جوابات ہماری دوسری کتاب 'مناظرہ عبارات' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بہر حال! ہم نے اس مناظرہ کے بعد بھی ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ جس طرزِ استدلال کو وہ اپنا رہے ہیں وہ شرعی و اصولی اعتبار سے ناقابلِ قبول ہے، کیونکہ 'لازم المذہب لیس بمذہب' (کسی مسلک کے لازم کو خود اس مسلک کا عقیدہ نہیں کہا جا سکتا) ایک مسلمہ فقہی قاعدہ ہے، جسے فقہاءِ کرام، خصوصاً شامی وغیرہ نے وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ جس عبارت کو وہ مناظرہ میں پیش کر رہے تھے، اس میں تو لازم المذہب بھی پایا نہیں جاتا تھا۔ یعنی نہ اصل عبارت قابلِ اعتراض تھی، نہ اس میں کوئی لزوم نکلتا تھا— محض بے بنیاد الزام تراشی اور جہالت کا اظہار تھا۔

"ہم نے ان کے الزامات کا جواب ان ہی کے اکابر کی مسلّم کتب سے ایسے ٹھوس دلائل کے ساتھ دیا، کہ نہ وہ کچھ کہہ سکے، نہ ان شاء اللہ کوئی مماتی قیامت تک اس کا جواب دے سکے گا۔

بقول شاعر: ایسا جواب دیا کہ گونگے ہو گئے خطیب،

اکابر کے قلم سے ملا جو ہمیں نصیب

بہر حال! اس مناظرہ کے بعد میں نے برادرِ محترم، مولانا عبد الرحمٰن عابد صاحب حفظہ اللہ سے عرض کیا کہ اس مناظرہ کی تیاری کے دوران ہمارے پاس ایک وقیع علمی ذخیرہ جمع ہو چکا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس مناظرہ کا اردو ترجمہ کرکے اسے تحریری صورت میں شائع کر

دیں۔ الحمد للہ، مولانا عابد صاحب اس مناظرے پر بھی مستقل کام کر رہے ہیں، جو ان شاء اللہ جلد ہی اشاعت پذیر ہو کر آپ کے ہاتھوں تک پہنچ جائے گا۔

لیکن اس مناظرہ والی کتاب سے پہلے مولانا عابد صاحب نے دیوبندی علمائے کرام، طلبائے علومِ دینیہ، اربابِ عزیمت، اور خصوصاً مناظرین کے لیے ایک نہایت مؤثر، مدلل اور خوبصورت مجموعہ تیار کیا ہے۔ قارئینِ کرام! جب آپ اس 'مندرجہ ذیل کتاب کا مطالعہ کریں گے تو آپ پر 'پیچ پیریوں' کی فکری تضاد، علمی منافقت، اور دیگر کئی باطنی حقائق روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائیں گے، إن شاء اللہ۔

اور ظاہر بات ہے کہ جو لوگ اپنے اکابر پر اعتماد چھوڑ دیتے ہیں، ان کے ہاں پھر نہ کوئی فکری وحدت باقی رہتی ہے، نہ عقائد میں یکسانیت، نہ فتاویٰ میں ہم آہنگی، نہ دینی موقف میں استقلال۔ ان کے ہر بڑے اور چھوٹے کا الگ عقیدہ، الگ نظریہ، اور الگ مذہب نظر آتا ہے۔

لہٰذا ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابرِ علمائے دیوبند پر کامل اعتماد، پختہ یقین، اور مضبوطی سے ان کے نقشِ قدم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ آج کے فتنہ خیز دور میں سلامتی کا واحد راستہ بس یہی ہے فقط — اکابر کے ساتھ جڑنا، ان کی فکر سے وفا کرنا، اور انھی کی دی ہوئی پگ کو سر کا تاج بنائے رکھنا۔

اکابر کی وفا میں ہے بقا اہلِ سنن کی
جدا ہو کر قافلے سے، ہوا ہر کوئی خوار

دعا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے مولانا عبد الرحمٰن عابد صاحب حفظہ اللہ کی دیگر تالیفات کو قبولیت عامہ وخاصہ سے نوازا، ویسے ہی اس کتاب کو بھی ان کے لیے، ان کے والدین، اساتذہ، رفقاء اور محبین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، اور ان مماتی گمراہوں کے لیے بھی ذریعۂ ہدایت بنائے، جو قافلۂ حق، یعنی علمائے دیوبند اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹ کر بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

آمین، ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامی الکریم

محمد ندیم المحمودی خاکپائے علماء دیوبند 10 محرّم الحرام 1447 ھجری)

تقریظ

جامع المعقول والمنقول المحقّق الکبیر الشیخ مولانا **محمد نعمان بادشاہ صاحب** دامت فیوضہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

علم و بصیرت، غیرتِ ایمانی، اور دفاعِ حق کی وہ چنگاری جو کبھی امام اہل سنت مجدد الف ثانی، کبھی شیخ الہند، اور کبھی امام ربانی تھانویؒ، اور ماضی قریب میں استاذِ مکرّم امام اہلسنت الشیخ سرفراز خان صفدر اور مناظرِ اہل السنت والجماعت مولانا امین صفدر اوکاڑوی کی صورت میں ظاہر ہوئی — آج وہی صدائے حق و حمیت اخی العزیز مناظرِ ملّت اسلامیہ مولانا مفتی محمد ندیم حفظہ اللہ اور اس کا قریبی شاگرد و معاونِ خاص حضرت مولانا عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ کی صورت میں گونج رہی ہے۔ الحمد للہ.

یہ رسالہ "فرقہ مماتیہ اپنے ہی فتووں کی زد میں" ایک ایسا آئینہ ہے جس میں فرقہ مماتیہ اپنی ہی فکری ساخت، تکفیری شدت، اور علمی یتیمی کا نظارہ کر سکتا ہے، اگر نگاہِ بصیرت باقی ہو!

رکھو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

مؤلف نے اپنے مخصوص تنقیدی والزامی اُسلوب میں نہ صرف اشاعتی مؤقف کا مدلل جائزہ لیا ہے، بلکہ جس شدت اور جرأت سے مخالفین کے فتووں کو انہی کے اکابر پر منطبق کیا ہے، وہ پڑھ کر بلا شبہ علامہ اقبال کا یہ شعر یاد آتا ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ رسالہ محض ردّ نہیں، بلکہ دعوتِ فکر و احتساب ہے — ان لوگوں کے لیے بھی جو اختلاف رکھتے ہیں، اور ان کے لیے بھی جو خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

اس رسالے کی چند نمایاں خصوصیات:

ہر الزام کا الزامی و تحقیقی جواب، فتووں کو دلائل سے الٹ کر دکھانا، مماتی طرزِ فکر کی اندرونی تضادات پر مبنی قلعی، نایاب حوالہ جات، اور بعض اکابر کے انکشافات جنہیں عام قارئین پہلے نہ دیکھ سکے ہوں، الحمد للہ، یہ کتاب نہ صرف فکری دیانت اور علمی توازن کی عمدہ مثال ہے بلکہ ایک ایسے فتنے کے تعاقب میں لکھی گئی ہے جو زبانِ تکفیر سے دوسروں کو مشرک و کافر قرار دے کر خود اپنی ہی فکر کی بنیادوں کو منہدم کر بیٹھا ہے۔ مؤلف نے جس جرات اور حوالہ جاتی دیانت سے اس فکری تضاد کو طشت از بام کیا ہے وہ بجا طور پر قابلِ تحسین ہے۔

ہر ہر باب میں مماتی فکر کے تکفیری بیانیے کو انہی کے اکابر کے اقوال وافعال سے رد کیا گیا ہے، اور نہایت شفاف انداز میں یہ دکھایا گیا ہے کہ وہ جس بنیاد پر دوسروں کو مشرک و زندیق کہتے ہیں، اسی بنیاد پر خود ان کے اپنے اکابر بھی فتویٰ کی زد میں آ جاتے ہیں۔

یہ کتاب ایک آئینہ ہے، جو ہر پڑھنے والے کو جھنجھوڑ کر سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کہیں وہ بھی کسی خود ساختہ فتوے کا شکار تو نہیں؟

یقیناً مولّف جس موضوع پر قلم اٹھاتا ہےئی رنگ اورئی حوالہ جات کے ساتھ آگے آ کر قارئینِ کرام سے داد وصول کرلیتاہے اللھم زد فزد

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے، اور اُمت مسلمہ کو افراط و تفریط، غلو و جہالت سے بچا کر اعتدال اور اہل سنت والجماعت کے علمی منہج پر قائم رکھے۔

یہ کتاب اہلِ تحقیق، مدارس کے اساتذہ، دینی طلباء، اور ہر اس شخص کے لیے مشعلِ راہ ہے جو اس فضا میں ہوش مندی سے کام لینا چاہتا ہے۔

اللہ تعالی مولانا عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ کی اس علمی خدمت کو قبول فرمائے، اور اس رسالے کو باطل کے لیے تازیانہ اور اہل حق کے لیے دلیل و برہان اور تاریخ کے لیے ایک علمی میراث بنائے۔ آمین وماعلینا إلا البلاغ وصلی اللہ علی النبی الکریم ﷺ

فروتن خادمِ علم واہلِ حق محمد نعمان بادشاہ حالاً بحرین ۰۶ محرّم الحرام ۱۴۴۷ھ

تقریظ

استاذ العلماء، امام الفنون، اخلاق کا پیکر مفتی رب نواز اشرفی صاحب حفظہ اللہ

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد:

الحمد للہ، اس رسالے میں مصنّف نے نہایت جرأت و دیانت کے ساتھ فرقہ مماتیہ کے فکری تضاد، تکفیری مزاج اور علمی بد دیانتی کو انہی کے فتووں، اقوال، اعمال اور اکابر کی تحریروں سے بے نقاب کیا ہے۔ ہر وہ فتویٰ جو اشاعتی حضرات دوسروں پر لگا رہے تھے، خود انہی کے اکابر کے دامن کو جھلسا رہا ہے۔ یہ محض الزامی رنگ کا رسالہ نہیں، بلکہ تحقیق، تنقید اور انصاف کے ساتھ مرتب کردہ علمی تازیانہ ہے۔

کئی جگہوں پر مصنّف نے محققانہ نکات سے باخبر قارئین کے لیے علمی کھڑکیاں کھول دی ہیں۔ مضمو کی اختصار مگر حوالہ جات کی کثرت، اقتباسات کی صحت، اُسلوب کی شدت اور حق گوئی کی تلخی نے رسالے کو ایک جاندار دستاویز بنادیا ہے۔

یہ رسالہ اُن لوگوں کے لیے آئینہ ہے، جو فرقہ واریت میں اندھے ہو چکے ہیں اور دوسروں کو کافر کہہ کر خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ لیکن "فتاویٰ کی زد" کسی ایک پر نہیں رُکتی، وہ لوٹ کر اپنے ہی خیمے کو بھی جلا دیتی ہے۔ مصنف نے از خود بتایا کہ ہم ایسے فتوے اور تلخ کلامی کے قائل نہیں یہ جزاءً اور جواباً عرض کی ہے اس لے فریق مخالف کے اکابرین آگے بڑھے اور اس فضاء کو مزید فتووں اور ذاتی اختلافات سے آلودہ نہ کرے باقی ہم اپنے چھوٹوں کو ایکدم سیدھا کرسکتے ہیں ہمارا ان پر یقین ہیں کہ ہماری بات کو یہ لوگ نہیں جھٹلائینگے ان شاء اللہ تعالی.

دعا ہے کہ یہ رسالہ توازن، تحقیق اور دیانت کے ساتھ قبولِ عام پائے۔ (شیخ الحدیث) رب نواز اشرفی (مدّظلہ) جامعہ محمدیہ راولپنڈی ۷ محرّم الحرام ۱۴۴۷ ہجری

﴿ مقدمہ ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله الذی جعل الحق أحقّ بأن یتّبع، و الباطل أحقّ بأن یجتنب، و الصلاة و السلام علی رسوله الذی کان رحمةً و سراجاً منیراً، و علی آله و صحبه أجمعین، أما بعد:

یہ رسالہ " فرقہ مماتیہ اپنے ہی فتووں کی زد میں " محض ایک فکری رد یا ذاتی غصے کا اظہار نہیں —بلکہ یہ ان حضرات کی طرف ایک علمی آئینہ ہے جو ہر مسئلہ میں جلد بازی سے کفر، شرک، بدعت جیسے عظیم فتوے صادر کرنے کو گویا عبادت سمجھ بیٹھے ہیں۔

میں نے ایک عرصے تک پنجپیری مماتی فکر کا مطالعہ کیا، ان کے اکابر کی کتابیں، ان کے فتاوی، بیانات، اور نظریاتی تناقضات کو بغور دیکھا، تو حیرت ہوئی کہ یہ حضرات اپنے ہی اُصولوں سے اپنے ہی بڑوں کو کٹھرے میں کھڑا کر چکے ہیں —اور شاید خود بھی نہیں جانتے۔

ان بعض جذباتی نابالغ مناظرین کی روش یہ ہے کہ: کبھی سماع موتی کو شرک قرار دیتے ہیں، کبھی مسئلہ حیات النبی ﷺ اور ان کے قائلین کو زندقہ، کبھی تعلّقِ روح کو کفر، تو کبھی وطن و سیاست کو دین سے بیزاری کی علامت۔ وغیرہ وغیرہ

لیکن انہی مسائل پر جب ان کے اپنے اکابر کے اقوال، اعمال، اور کتب سامنے رکھے گئے، تو وہی "کفریہ افعال" اور "شرکیہ نظریات" انہی کے در سے جھانکتے ہوئے نظر آئے۔

یہ رسالہ انہی الزامی پہلوؤں کو نمایاں کرتا ہے، کس طرح ان کے فتوے دوسروں پر

نہیں، انہی پر لاگو ہوتے ہیں،
کس طرح وہ اپنے ہی دامن میں آگ لگا بیٹھے ہیں، اور کس طرح وہ دین کے نام پر فتوی گری کے خبط میں گروہی تعصب کا شکار ہو چکے ہیں۔

میرا مؤقف و مقصدِ تالیف: ہم فرقہ اشاعت کے ساتھ دلائل، اصول، اور اکابر دیوبند کے مشرب و تفکّر کے سلسلے میں ضرور اختلاف رکھتے ہیں لیکن علمی اختلاف ہے، شخصی و عنادی نہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ پنجپیری حضرات (مماتی حضرات، من حیث الجماعۃ) کافر و مشرک ہیں، حاشا و کلّا، لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ تمہارے فتووں کی زد میں سب سے پہلے تم خود آتے ہو!

میرا خود محبوب مشغلہ "ردّ غیر مقلدیت" تھا جو کہ تقریباً بلوغت سے اب تک تقریباً انہی کے ساتھ اختلافی مسائل پر تحقیق (یا نقلِ تحقیق) کرنا تھا اور ان کی بے شمار ذخیرہ کتب کا خوب مطالعہ کر چکا ہوں الحمد للہ،
لیکن فرقہ اشاعت کے جو نابالغ خودساختہ مناظرین میدان میں آکر ہر وقت علماء دیوبند کے اکابرین پر اعتراضات کرتے اور مستقل جماعت اس میلان کی طرف گئ اور ڈارک حضرت شیخ زکریا رحمہ اللہ پر کبھی اعتراضات کرنے لگے اور وہ ہی اعتراضات جو غیر مقلّدین پہلے سے کر چکے ہیں اور ان کی دندان شکن جواب بھی دے دیا گیا ہے لیکن وہی اعتراضاتِ فاسدہ اب ان کی زبان کی نوک پر آچکی ہے اور حیرت کی انتہاء یہ کہ سرعام محضر میں بے شرمی کے ساتھ استہزاءً حضر حیات مماتی نے مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک قصہ پڑھ کر خوب قہقہ لگا کر اپنے بھائیوں غیر مقلّدین اور بریلویوں کو خوش کر دیا اور تعجب تو یہ کہ اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہتے ہیں(!!) (اس وقت اس

غیر مقلّدیت و بریلویت مزاج مماتی کو دندانِ شکن بلکہ سر شکن جواب بھی تحریری دیا گیا الحمدللہ)

خیر... بات حضر حیات مماتی سے آگے نکل کر ان کے اَتباع اور تلامیذ کو بھی پہنچ گئی اور سر عام علماء دیوبند کی تکفیر کرنے لگ گئے(اگرچہ نام تو علماء دیوبند کا تو نہیں لیتے تھے لیکن کبھی علماء دیوبند کے اتفاقی مناظر مولانا امین صفدر اوکاڑوی نوّراللہ مرقدہ ٹارگیٹ کرتے، کبھی حیاتی جماعت کو مرتد کہتے، کبھی جمعیت علماء اسلام کو مرتد اور مشرک کہتے اور یوں سر عام اپنے مقابل کو کافر و مشرک کہتے ہیں اور بعض نے تو نام لیکر علماء دیوبند کی صاف تکفیر کی ہے (دیکھیے: نفی سماعِ انبیاء واموات از مولانا احمد جمشید مماتی) معاذاللہ.

انہی تکفیریوں اور احمقوں کی دنیا میں بسنے والا ایک مفقود العقل شکست خوردہ مناظر بلال توحیدی پنجپیری نام سے بھی ایک شخص نمودار ہوا اور سر عام تکفیری بازار گرم کیا اور صغریٰ و کبریٰ ملا کر اپنی طرف سے خودساختہ غلط نتائج نکالتے اور یوں اپنی خبثِ باطن کا خوب اظہار کرکے تکفیر کرتے.

اسی سلسلے کی تناظر میں میں نے تقریباً ایک سال سے مطالعہ غیر مقلّدیت چھوڑ کر مطالعہ مماتیت کو بالاستیعاب شروع کیا اسی ایک سال میں مماتیوں کی کتب سے جو حاصلِ مطالعہ میں نے نوٹ کیا تو شاید غیر مقلّدین کی بھی اتنی حاصلِ مطالعہ اور گرفتی مواد میں نے جمع نہ کی ہوگی جتنی ان کی کتابوں سے میں نے نوٹ کیا بعونہ تعالی،

تو میں نے بھی اس بعض شریر مماتیوں کو انہی کی آئینہ میں مختصر جھلک دکھایا کہ اگر یہ کفریہ اور شرکیہ عقیدہ و نظریہ ہو تو پھر یہی عقائد تو آپ کے اکابرین کے کتب میں بھی موجود ہے تو اس کے ساتھ کیا کروگے؟؟

گویا یہ رسالہ فکری بددیانتی کے خلاف وہ آئینہ ہے جس میں فرقۂ مماتیہ اپنی الزامی تصویر خود دیکھ سکتا ہے۔ ہر صفحہ، ہر سطر، اور ہر اقتباس چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ:

اگر یہی ہے فتوے کا معیار
توسب ہی گردن زدنی ہیں کوئی باقی نہیں

فرقہ مماتیہ کی سب سے بڑی علمی خیانت یہ ہے کہ یہ اپنے مخالفین کو ان کے فہم و استعمال پر نہیں، بلکہ "مماتی معیار" پر کٹھرے میں کھڑا کرتا ہے، اور جب اسی معیار کو اپنے اکابر پر منطبق کیا جاتا ہے، تو پوری عمارت بنیاد سے ہلتی نظر آتی ہے۔

یہ کتاب ایک درد مند دل، ایک غیر تمند قلم، اور ایک باخبر محقق کی صدا ہے، جو چیخ چیخ کر تقلیدی تعصب، فتوی گری کی خودساختہ فیکٹری اور گروہی تقدیس کے پردوں کو چاک کرتی ہے۔

یہ مضمون کسی کے خلاف ذاتی بغض نہیں، بلکہ وہ علمی فریضہ ہے جو ہر اس طالبِ حق پر لازم ہے جو باطل پرست تعصّبات کو دین سمجھنے والے گروہ سے پردہ ہٹاتا ہے۔

دل کی بیداری شب کی خلوتوں سے زندہ ہو
حق کی پہچان فتنے کی ظلمتوں میں آزماؤ

یاد رہے میں ہر گز ہر گز اس جماعت پر کفر کے فتوی نہیں لگاتا اور نہ اس کتاب کا میرے مخاطب مطلّقاً پوری جماعتِ اشاعتیہ ہے، بلکہ میرا مخاطب اس جماعت کی تکفیری ٹولہ خصوصاً منکرِ حدیث اور زبان دراز مماتی جو میدانِ مناظرہ سے لرزتا ہے لیکن انجنئیر علی مرزا کی طرح بند کمرے میں تو یا چیلنج دیتے ہیں اور یا اپنے ساتھ غنڈہ گر جذباتی لوگوں کو لے کر انتشار پھیلانے کی خاطر حاضر ہو کر مناظرے سے جان چھڑانے کی ناکام کوشش کرتا ہے میری مراد خضر حیات اور اس کی تربیت شدہ شاگرد ہیں، تو میں نے ان کی خاطر مختصر مواد پیش کی ورنہ اللہ خوب جانتا ہے میرے ساتھ اس سے بھی زیادہ مواد موجود ہے لیکن سوچا کہ اس مختصر مواد کا ایک تو مطالعہ

کرنے میں آسانی ہوگی اور دوسرا یہ کہ کتاب شائع کرنے کی اسباب بھی قابل برداشت ہوگی ان شاء اللہ.

اس رسالے کے مندرجات میں: مماتی اکابر کے ان بیانات کا میں نے تذکرہ کر دیا ہے جن پر وہ خود کفر کے معیار سے نہیں بچ سکتے، ان کے دہرے معیار، دورنگی طرزِ فکر، اور سطحی فتویٰ بازی کا جائزہ لیا ہے،اور اشاعتی مؤقف کا مختصر جائزہ لیا ہے۔

میری آخری عرض: میں کسی کو نیچا دکھانا بالکل نہیں چاہتا، نہ ہی کوئی گروہی شہرت مطلوب ہے۔ بلکہ یہ رسالہ ایک سوالیہ پکار ہے — اس جماعت میں سنجیدہ لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے، اور ان کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے مطالبہ ہے کہ آپ حضرات خود یہ مضمون پڑھیں، خود سوچیں، اور فیصلہ کریں کہ کیا واقعی کفر اور شرک کے فتوے ایسے ہی لگنے چاہییں؟

"فتویٰ وہ تلوار ہے جو علم و عدل کی نیام سے نکلے تو شریعت کا محافظ بنتا ہے، لیکن جب جہالت و تعصب کی نیام سے نکلے تو فساد کی چنگاری بن جاتا ہے۔"

فرقہ مماتیہ نے فتوے کو کھیل بنا رکھا ہے۔ کبھی ایک کو کافر کبھی دوسرے کو کافر، کبھی جمیعت علمائے اسلام کے قائدین کو مرتد،

مگر جب انہی نظریات کا رُخ ان کے اپنے علما کی طرف کیا جائے تو یا تاؤیل آ جاتی ہے، یا تصویر جعلی قرار دے دی جاتی ہے۔کیا یہ دین ہے؟کیا یہی عدل ہے؟

اگرایسے افراد کو لگام نہ دیا جائے اور شتمر بے مہار چھوڑ دیں تو اس سے سنگین نتائج بھی سامنے آسکتا ہے. وماعلینا الا البلاغ.

عبدالرحمٰن عابد عفی عنہ یکے از خدّامِ نوجوانان احناف طلباء دیوبند پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ مماتیت آئے روز ہر کسی پر کفر اور شرک کے فتوے لگاتا ہے، پہلے اس فتوے بازی میں غیر مقلدین حضرات مشہور تھے، لیکن جب میں نے مماتیوں کے کتب کثیرہ کو گہرائی کے ساتھ کھنگالا اور بغور ان کے افکار و نظریات کو مطالعہ کیا تو اللہ تعالی کو حاضر وناظر جان کر، علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اس وصف (بے جا فتنہ تکفیریت و تضلیلیت) میں مماتی حضرات غیر مقلدین سے بھی آگے نکل چکے ہیں (جس کی تفصیل آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے، ان شاء اللہ العزیز)

ان حضرات کے ان ظالمانہ فتووں کی وجہ سے نہ تو ہمارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں بعونہ تعالی اور نہ ہی ان کے محض تعصب پر مبنی بے دلیل فتووں سے کوئی شخص کافر و مشرک بن جاتا ہے، البتہ مزے کی بات یہ ہے کہ انہی کے اپنے حضرات خود انہی کے فتووں کی زد میں پھنس جاتے ہیں۔

اب بلاتاخیر موضوع کی طرف آتے ہیں اور ان کے آپس میں " فتووں کے کھیل" کو خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں:

ووٹ کے مسئلے پر مماتی حضرات دست و گریباں:

ہم نے پنجپیری فرقہ کے بانی و قائد شیخ طیب صاحب کے چند ویڈیوز جمع کیے ہیں. جن میں وہ مختلف اوقات میں مختلف صحافیوں کو انٹریوز دے چکے ہیں ان انٹریوز میں انہوں نے ووٹ اور جمہوریت کو جائز قرار دیا ہے اُس کو ترتیب وار بمع ثبوت ملاحظہ فرمالیں:

پہلا انٹریو: شیخ طیب صاحب ایک انٹرویوں میں ووٹ کے متعلق صحافی سے گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یو جمہوریت دے، مونږ جمہوریت تا کفر نہ وایو،خو پاکستان

کبنی جمهوریت هم نشته ،ځکه چه په دي کبنی کومه پارتی زیات سیټونه واخلی هغه نوری پارټیانی ته هیڅ ملاؤنشی مثلاً پی ټی آئی زیات سیټونه واغستل بل طرفته پیپلز پارټی ده مسلم لیګ دي نور دی نور دی. په سوونو پارټي دی چه هغی ووټونه راجمع کړی نو هغه خو بیاهم ده دینه زیات دی،

جمهوریت خو به هله وی چه هغوی ته حواله شی نو داخو جمهوریت ندے بلکه ده جمهوریت نفی دا، دوئ ورته جمهوریت وائی او زه ورته دجمهوریت نفی وایم، پکار دادي چه ددے په زائ صدارتی نظام وي نو دچا ووټ به ضائع کیږي نا، او دټولو رائے به معلوم وے او درائے په تناسب باندے دی بیا ورکئ، یو سړی ته لس ووټه ملاؤ دی هغه تا دهغے مطابق حصه ورکړي، یو سړی تا سل ووټ میلاؤ دی هغه تا دی ده سل ووټ مطابق حصه ورکړی ،او بل زر ووټ اغستی نو هغه لا دی د زرو مطابق حصه ورکړی، نو بیا به جمهوریت هم شی او دخلقو رائی به هم دغه شی،نو اول خو زه دا نه منم چه دا جمهوریت دے، دا یو مغربی نظام دي بس جوړ کړیدي او دوی ته ئی حواله کړي دي او دوئی ئی چلي، دوي پی خپله هم نه دی پوهه او آواز کي چه جمهوریت ته خطره دا، جمهوریت تا خطره دا "

ترجمہ : ایک جمہوریت ہے <u>ہم جمہوریت کو کفر نہیں کہتے</u> لیکن پاکستان میں جمہوریت

ہے ہی نہیں کیونکہ اس میں جو پارٹی زیادہ سیٹیں حاصل کرے، باقی پارٹیوں کو کچھ بھی نہیں ملتا. مثلاً پی ٹی آئی نے زیادہ سیٹیں لیں اور دوسری طرف مسلم لیگ ہے اور پارٹیاں ہیں اور پارٹیاں ہیں بیسیوں پارٹیاں ہیں ان سب کے ووٹ جمع کیے جائیں تو وہ پھر بھی اس سے زیادہ ہیں.

جمہوریت تو تب ہوگی جب ان کو حوالہ کیا جائے یہ جمہوریت نہیں بلکہ جمہوریت کی نفی ہے، یہ لوگ اسے جمہوریت کہتے ہیں اور میں اسے جمہوریت کی نفی کہتا ہوں، ہونا تو یہ چاہیے کہ صدارتی نظام ہو تاکہ کسی کا ووٹ ضائع نہ ہو. سب کی رائے معلوم ہو اور پھر رائے کی حیثیت سے دیا جاتا.

(مثلاً)ایک شخص کو دس ووٹ ملے تو اس کو اس کی حیثیت کے مطابق حصہ دینا چاہیے،ایک شخص کو سو(۱۰۰)ووٹ ملے تو اسے سو ووٹ کے مطابق حصہ ملنا چاہیے دوسرے نے ہزار (۱۰۰۰) ووٹ حاصل کیا ہے تو اس کو ہزار ووٹ کے مطابق حصہ ملنا چاہیے تو پھر جمہوریت بھی ہوگی اور لوگوں کی رائے بھی یہی ہوگی اول تو میں یہ سرے سے مانتا نہیں کہ یہ جمہوریت ہے یہ لوگ خود بھی اس سے واقف نہیں اور آواز لگادیتے ہیں کہ جمہوریت کو خطرہ ہے جمہوریت کو خطرہ ہے.

خلاصہ کلام: مذکورہ بیان سے درج ذیل نکات واضح ہو گئ:

(۱) شیخ طیب صاحب جمہوریت کے حق میں ہیں تبھی تو کہتے ہیں کہ "ہم جمہوریت کو کفر نہیں کہتے۔"

(۲) سینکڑوں پارٹیاں موجود ہیں(سینکڑوں لفظ جمع ہے اور بقول خضر مماتی کے جمع کی کم از کم تین درجے ہیں، فلہذا فرقہ پنجپیریہ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ کم از کم تین سو پارٹیوں کی نشاندہی کریں باقی معاف!)

(۳) مروجہ انتخابات جمہوریت نہیں بلکہ جمہوریت کی نفی ہیں۔
(۴) جمہوری حضرات جمہوریت کو اتنا نہیں جانتے جتنا محترم شیخ طیب صاحب جانتے ہیں۔
(۵) ووٹ بالکل دینا چاہیئے لیکن صدارتی نظام کی صورت میں نا کہ جمہوریت کی شکل میں!

عجب دستور ہے اہل فتوی کا
جو خود کریں حلال، وہی غیر کے لیے حرام

اس حوالے کو دیکھ کر قارئین کرام کو بھی خوب معلوم ہوا ہوگا کہ فرقہ اشاعت التوحید والے خووب جمہوریت کو پسند کرتے ہیں اور خوب اس میں شوق و ذوق بھی رکھتے ہیں ہاں اگر یہ لوگ اس کو کفر کہتے ہیں (جو کہ آئیندہ حوالہ جات آنے والے ہیں ان شاء اللہ تعالی) تو وہ غیر کے لئے کفر سمجھتے ہیں اپنے لے عین توحید وسنت سمجھتے ہیں! حقیقت یہ ہے کہ دلیل اور انصاف سے ان حضرات کا دُور دُور کا بھی واسطہ نہیں خود ساختہ اُصول بناکر خود ہی اس کی خلاف ورزی کرتے نظر آتے ہیں آگے ان حضرات کے مزید بھی تضادات اور خود ہی اپنے فتووں کے زد میں آکر کیسے ان کے پردہ فاش ہوتے ہیں وہ خود بالتفصیل دیکھینگے ان شاء اللہ تعالی.

فتوی گریکا شوق بھی عجب ہے اے انام
اپنوں پہ چھپ، غیروں پر برس، حق کا نام

دوسرا انٹریو: شیخ طیب صاحب سے ایک غیر محرم عورت نے انٹرویو لیا ، غیر محرم صحافیہ کے چند سوالات اور محترم شیخ طیب صاحب کے جوابات ملاحظہ فرمائیں:
صحافیہ: مولانا صاحب ووٹ کس کو دیا تھا آپ نے؟

شیخ طیب صاحب: میں خود الیکشن سے دور رہتا ہوں **لیکن اس دفعہ جماعت اسلامی کو ووٹ دیا ہے۔**

صحافیہ: جماعت اسلامی کی کیا خدمات ہیں؟

شیخ طیب صاحب: ان کی خدمات کی وجہ سے نہیں دیا تھا۔

صحافیہ: کیوں؟

شیخ طیب صاحب: پٹھان ہونے کے ناطے (باقی باتیں شور اور اختلاط کی وجہ سے سمجھ میں نہ آئیں۔۔۔ ناقل)

صحافیہ: کیا یہ انتقامی ووٹ ہے؟

شیخ طیب صاحب: ہاں انتقامی ووٹ دیا تھا تاکہ دوسرے (لوگ) کمزور ہو جائے جن کے ہاتھ علماء کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

صحافیہ: کن کے (ہاتھ علماء کے خون سے رنگے ہوئے ہیں)؟

شیخ طیب صاحب: جو اقتدار میں گزرے ہیں۔ (ویڈو سوشل میڈیا پر عام وائرل ہو چکی ہے جب کہ ہم بطور مطالبہ حاضر خدمت بھی کر سکتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ)

پنجپیریوں کے قائد و محترم شیخ طیب صاحب کے اس انٹرویو سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئی:

(۱) غیر محرم عورت کو دیکھ دیکھ کر آمنے سامنے خلوۃً انٹرویو دینا۔ (یہ حوالہ اُن حضرات کے لیے بطورِ الزام ہے جو دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں لیکن اپنے قائد محترم کیلئے خاموشی____؟! یہ دوغلاپن کیوں...؟)

(۲) شیخ طیب صاحب کا ووٹ دینا، اور وہ بھی جماعت اسلامی کو!

مزید گنتے جائے۔۔۔

<u>تیسرا انٹرویو:</u> فرقہ مماتیہ کے قائد محترم کا ایک اور انٹریو جو پشتو زبان میں ہے بمع اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جس میں درج ذیل باتیں کی گئی ہے:

صحافی: جماعت اشاعة التوحید والسنہ دوئ بہ اتحاد چاسرہ کوی او الیکشن کښې به د دوئ څہ کردار وی، نو مونږ بہ دحضرت امیر صاحب نہ دا تپوس کؤو چہ مونږ لا ددے جواب راکړی۔

شیخ طیب صاحب: نه مونږه پہ الیکشن کے حصہ اخلو او نہ حصہ دار یو او نہ ورلہ اہمیت ورکؤو البتہ دومرہ دا چہ عام د دنیا یو سسٹم روان دي مونږه ورتہ کفر نہ وایو چہ گنی دا کفر دے او مونږه ورتہ کفر نہ وایو او نہ پکښې حصہ اخلو۔

البتہ چے کلہ ضرورت پیداشی نو بیا زمونږ خپل د جماعت یو فیصلہ اوکړی نو جماعت کہ دچا حمایت کوی نو مونږ بہ ئے حمایت کؤو،او چہ جماعت ئے حمایت نہ کوی نو مونږ ئے هم نہ کؤو۔

صحافی: جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کن کے ساتھ اتحاد کرینگے اور الیکشن میں ان حضرات کی کیا کردار ہو گی تو ہم حضرت امیر صاحب سے یہ پوچھینگے کہ اس کا جواب ہمیں دیں.

شیخ طیب صاحب: نہ تو ہم الیکشن میں حصہ لینگے اور نہ ہم حصہ دار ہیں اور نہ ہم اس کو اہمیت دیتے ہیں **<u>البتہ اتنا ہے کہ عام دنیا کا ایک سسٹم ہے جو جاری ہے ہم اس کو کفر نہیں کہتے کہ یہ کفر ہے ہم اس کو کفر نہیں کہتے</u>** اور نہ ہم اس میں حصہ لیتے ہیں، البتہ جب ضرورت پیش آجائے تو پھر ہماری جماعت فیصلہ کرلیتی ہے الیکشن کے متعلق کہ ووٹ

کس کو دے اور کس کو نہ دیں. تو جماعت اگر کسی کی حمایت کرتا ہے تو ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں اور جب جماعت اس کی حمایت نہیں کرتے تو ہم بھی پھر اس کو نہیں کرتے ابھی تک ہم نے کسی کے ساتھ اتحاد نہیں کیا ہے اور نہ اب تک کسی لیڈر اور قائدین نے ہمارے ساتھ بات اور مشورہ کیا ہے البتہ وقتاً فوقتاً فون کرکے وقت تو مانگ رہے ہیں اور وہ بھی وہ عام بندے جو اپنے حلقوں سے الیکشن کے لئے کھڑے ہیں تاہم ان کے بڑے اور قائدین نے ابھی تک ہمارے ساتھ کوئی رابطہ نہیں کیا ہے اور جب یہ حضرات رابطہ کریں تو پھر اس وقت ہم اپنا شوری کر لینگے"

خلاصہ: مذکورہ انٹرویو سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئی:

(۱) جمہوریت کفر نہیں ہے۔

(۲) جب ضرورت پیش آئے تو ہم بھی ووٹ دیتے ہیں۔

(۳) کسی پارٹی کی حمایت اور اس کی مدد بھی ہم کرتے ہیں۔

(۴) یہ صرف شیخ طیب صاحب کا ذاتی مؤقف نہیں بلکہ جماعت کا اجتماعی مؤقف ہے۔

(۵) اور اگر بُرا نہ مانا جائے تو یہ بھی اپنی جماعت کی ایک سیاسی حلقوں کی طرف مائل اور متوجہ کرنے کی ایک کوشش ھے اور مشار الیہ بنانا ہے کہ جب ضرورت پیش آجائے (یعنی پیسو کے...) تو پھر ہماری جماعت... الخ خود ہی یہ فقرہ اور سطر دوبارہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو: "**جب ضرورت پیش آجائے** تو پھر ہماری **جماعت فیصلہ** کرلیتی ہے تو جماعت **اگر کسی کی حمایت کرتا ہے تو ہم بھی اس کی حمایت** کرتے ہیں"

اس بیان سے اور نتائج بھی اخذ ہوتے ہیں لیکن یہاں ان یاران کی ناراضگی اور محض ذاتیات مانع ہے ورنہ کئی باتیں اس سے کشیدہ ہو سکتی ہیں کما لا یخفی علی العقلاء

چوتھا انٹرویو:

صحافی: شیخ صاحب یہ فرمائے کہ موجود حالت میں اشاعۃ التوحید والسنہ کا کیا لائحہ عمل ہیں؟

شیخ طیب صاحب: ہر جماعت کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہے ہماری جماعت کی خصوصیت یہ ہے کہ ہم الیکشن میں حصہ نہیں لیتے اور نہ موجودہ کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، البتہ جب ایسی حالت آجاتی ہے تو **کچھ مولوی کہتے ہیں کہ جمہوریت کفر ہیں اور اپنی طرف سے کچھ قصے بنادیتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ جمہوریت کفر نہیں ہے** بلکہ دنیا کا ایک کام ہے اور لوگ کرتے ہیں، کفر وہ ہوتا ہے جو دین کے مقابلے میں ہو اور یہ جمہوریت کوئی دین کے مقابلے میں شمار نہیں کرتا، دین اپنی جگہ اور یہ دنیا کا کام ہے لوگ کرتے رہینگے، البتہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر جمہوریت جو نظام چل رہا ہے ہمارے ملک میں الیکشن اور ووٹ کا، **اگر یہ کفر ہے تو جن لوگوں نے اس جمہوریت میں حصہ لیا ہوا ہے ان پر بھی کفر کا فتوی لگے گا، جب ان پر کفر کا فتوی لگے گا تو یہ علماء جو مدارس چلاتے ہیں یہ تو انہی لوگوں سے چندے مانگتے ہیں تو کیا یہ (معترضین) کافروں سے چندے مانگتے ہیں مدارس چلانے کیلئے؟ (خلاصہ یہ کہ) ہم کہتے ہیں کہ یہ کفر نہیں ہے** یہ مستقل ایک نظام ہے جو انہوں نے بنایا ہے۔

خلاصہ: مذکورہ بیان سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) بعض لوگ جمہوریت کو کفر کہتے ہیں جبکہ ہم (اشاعۃ التوحید والسنہ) کفر نہیں کہتے۔

(۲) جمہوریت دین کے مقابلے میں شمار نہیں ہوتی.

(۳) اگر جمہوریت کفر ہو تو ان حضرات کو کافر کہہ کر کیا ان سے چندہ لینا جائز نہیں ہوگا.

(۴) کفر وہ ہوتا ہے جو دین کے مقابلے میں کیا جائے (جبکہ ووٹ کا مقصد یہ ہے ہی نہیں)

(۵) اگر ووٹ کفر ہو تو ووٹ دینے والے بھی کافر ہوگا (جبکہ مماتیوں کے اکابرین خود اس جمہوری نظام میں اقتدار میں رہ چکے ہیں حوالہ جات آگے آ رہے ہیں ان شاء اللہ)

پانچواں انٹرویو: شیخ طیب صاحب ایک نوعمر صحافی کو انٹریو دیا ہے اور ساتھ ہی ان کے ایک اور عالم مولانا جمشید صاحب بھی ہے، دوران گفتگو صحافی نے کہا:

صحافی: شیخ صاحب! اشاعۃ التوحید والسنۃ یا آپ کہتے ہیں کہ ووٹ دینا حرام ہے حالانکہ اس سے پہلے مختلف وقت میں مختلف جگہوں میں آپ لوگوں کا اے این پی یا پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ اتحاد ہوا ہے میں ایسا کہونگا کہ آپ کے طلباء اور سٹوڈنٹ حضرات بہت کنفیوز حالت میں ہیں کہ ہم ووٹ دیں یا نہ دیں.

شیخ طیب صاحب: آپ نے تو مجھ سے نہیں پوچھا اور حکم لگایا کہ اشاعت والے کہتے ہیں کہ ووٹ دینا حرام ہیں، حالانکہ اشاعت تو میں ہوں میں ان کا امیر ہوں میں نے اس کو حرام نہیں کہا ہے تو اشاعت والے نے سرے سے اس کو حرام نہیں کہا

صحافی: تو کیا یہ پروپیگنڈا ہے؟

شیخ طیب صاحب: واللہ اعلم! میں نے ابھی تک اس کو نہیں سنا اور آپ نے اگر کسی سے سنا ہے تو کیا اس کا ذمہ دار میں ہوں؟ (ہنسنے کی حالت میں) ہم نے تو اس کو حرام نہیں کہا"

نکتہ: ہم نے ارادہ کیا تھا کہ یہ مضمون یہاں تک ہی کافی ہے لیکن جب دیکھا کہ یہ تو پانچ حوالہ جات ہوئے اور یہ فرقہ جہاں بھی پانچ چیزوں کو دیکھتے ہیں تو اُس سے پنج پیر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتی کہ قرآن کریم میں تحریف کرکے سورت فاتحہ

سے بھی پنج پیر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے العیاذ باللہ (جس کی تفصیل ہم آنے والے تصینف "ہدیۃ المناظر" میں ذکر کی ہے جو کہ فی الحال غیر مطبوع ہے دعاوں کی درخواست ہے کہ اللہ اس کی اشاعت کا بھی بندوبست بنائے آمین ثم آمین یا رب العالمین)

تو اسی خوف سے ہم اس پر ایک اور حوالہ بھی لکھینگے اور مزید حوالہ جات سے قطع نظر فرمالینگے ان شاء اللہ تعالی.

چھٹا انٹرویو: ایک انٹریو (جس میں اس کے ساتھ ان کے ذمہ دار ساتھی محترم فیاض صاحب بھی بیٹھا ہے) میں صحافی نے پوچھا:

صحافی: آپ کی جماعت کا کس سیاسی جماعت کے ساتھ تعلق ہے؟

شیخ طیب صاحب: ہمارا مستقل طور کسی سیاسی جماعت کے ساتھ بھی تعلق نہیں البتہ ہم نے اپنے ساتھیوں کو اجازت دی ہے جس کو جی چاہتا ہے اُسے دیں. (ختم شد)

اب ان انٹریوز کے بعد کتابی حوالہ جات بھی بطور مشت نمونہ از خروارے ملاحظہ فرمائیں:

۱= مماتیوں کے شیخ القرآن مولانا محمد افضل خان رحمہ اللہ شاہ پوری صاحب اپنی تفسیری فوائد میں لکھتے ہیں:

" ووټ هم امانت،وکالت،شهادت،سفارش دي،د ووټ دپاره تقسیم د علاقو شرعاً غلط دي بلکه منصب به اهل ته حواله کیږی د هرځائی چه وی(معارف) " (نثر المرجان من مشکلات القرآن صفحہ ۱۲۹ ناشر: مکتبہ افضلیہ شاہ پور/اشاعت اکیڈمی قصہ خوانی بازار پشاور)

ترجمہ: ووٹ امانت، وکالت، شہادت، سفارش ہے ووٹ کے لے علاقوں کی تقسیم

شرعاً غلط ہے بلکہ جہاں کا بھی اہل ہو اس کو حوالہ کیا جائے گا.

فائدہ: اس کتاب پر ان کے شیخ القرآن مولانا محمد طاہر صاحب مرحوم کا بھی تقریظ ثبت ہے.

۲= ایسا ہی حوالہ ان کے ایک اور عالم ابواسامہ محمد طیب صاحب بن شیخ عبدالمغیث صاحب مرحوم (کوئیٹہ) بھی اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں:

"والرأی الیوم (ووٹ) أیضاً أمانةً و وکالةً و شهادة. و أما تقسیم العلاقات والحلقات فباطل" (جواهر البحار فی تفسیر کلام العزیز الغفار صفحه۴۲، تحت سورة النساء رقم الآیة۵۸، ناشر: مکتبة الشیخ عبدالمغیث کوئٹہ بلوچستان)

۳= فرقہ پنجپیریہ کے بانی و موجد شیخ القرآن مولانا محمد طاہر صاحب مرحوم کا بھی اس طرف میلان ملاحظہ فرمالیں، اپنی کتاب میں مودودی کے چند عقائد و نظریات بطور تردید لایا ہے اس میں ایک عنوان اس پر بھی موجود ہے کہ دیکھے مودودی صاحب اسمبلی کے ارکان بننے کو حرام کہتے ہیں، چنانچہ شیخ صاحب نے یوں عنوان قائم کیا:

"مودودی صاحب کے نزدیک اسمبلی کا ممبر بننا حرام ہے"

پھر مودودی کا یہ حوالہ ذکر کیا ہے کہ: "اسلام میں شوریٰ کا جو تصور ہے وہ اپنی جگہ ہے اس کا موجودہ مغربی جمہوریت سے کچھ تعلق نہیں" (ترجمان القرآن)

تو شیخ طاہر صاحب مرحوم اس پر یوں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تو اب پھر اس موجودہ جمہوریت کو دین کہہ کر کیوں نعرے لگائے ہو کہ ہم کو ووٹ دو، کہ کفر و اسلام کی جنگ ہے ہم جمہوریت چاہتے ہیں" (حقیقتِ مودودی صفحہ ۵٦ وفی نسخۃ اخری صفحہ ٦۳)

عرض ہے کہ شیخ طاہر صاحب مرحوم کا بھی میلان واضح طور اس طرف موجود ہے اس لئے تو مودودی صاحب کا ایسا نظریہ بطور ردّ ذکر کیا یعنی یہ کام قابل ملامت ہے اس

لیے تو مودودیت کے خلاف ہی ذکر کیا.

ایک اور حوالے سے بھی اندازہ لگائیں: مشہور اشاعتی عالم شیخ القرآن والحدیث مولانا عبداللہ چارباغی صاحب اپنی کتاب میں شیخ طاہر صاحب مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں:

"۱۹۷۰میں کوکا مولوی صاحب (شیخ شاہ منصور باباجی، ناقل) ووٹ کے لئے کھڑا ہو رہا تھا تو ایک وفد میرے پیچھے آیا اور کہنے لگا کہ آپ ہمیں ووٹ دیں. میں نے ان سے کہا کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ اس حلقے میں جتنے بھی میرے تعلق دار ہیں وہ سب آپ کو ووٹ دیں گے لیکن ایک شرط پر، وہ شرط یہ کہ آپ مجھے شاہ منصور کے پاس لے جائیں..الخ" (ملفوظات مشائخ صفحہ ۷۱، ناشر: کالج بکسیلرز مینگورہ سوات)

۴= مماتیوں کے ایک اور مفتی اعظم اور شیخ القرآن مولانا عبدالجبار باجوڑی صاحب لکھتے ہیں: "په اسلام کښې یې د امیرانتخاب هم په مشوره باندي موقوف کړي د زمانې د جاهلیت شخصي باچائي کولو لره یې ختم کړیدي په کومو کښې به چه ریاست په طور د وراثت ملاویدلو، اسلام د تولو نه مخکښې دغه ختم کړي د حقیقي جمهوریت بنیاد ئې ایخودلي دي مګر د مغربي جمهوریت په طریقه عوامو ته هرقسم اختیارات نه دي پاتې، اهلِ شورى باندې ئې څه پابندې مقرر کړې دي، دغه شاني د اسلام نظامِ حکومت د شخصي بادشاهۍ او د مغربي جمهوریت دواړو نه جُدا یو نهایت معتدل دستور(قانون)دي (معارف ج۷صفحه۷۰۵)

(تفسیرفتح الرحمن ج۲صفحه۸۳۸ تحت سورة الشورى آیت نمبر۳۷،ناشر: جامعه دارالعلوم تعلیم القرآن باجوړ،طبع هشتم)

ترجمہ: اسلام میں امیر کا انتخاب بھی مشورہ پر موقوف ہے زمانہ جاہلیت کا رواج شخصی بادشاہت بھی ختم کی ہے جس میں ریاست وراثت کے ذریعے سے ملتی تھی اسلام سب

سے پہلے اس رواج کو ختم کیا اور حقیقی جمہوریت کی بنیاد قائم کی مگر مغربی جمہوریت کے طریقے سے عوام کو ہر قسم اختیارات نہیں رہ گئے اہلِ شوری پر کچھ پابندی مقرر کی ہے اسی طرح اسلام کا نظامِ حکومت شخصی بادشاہی اور مغربی جمہوریت دونوں سے ایک نہایت معتدل دستور (قانون) ہے (معارف)

اور یہ حضرات تو بار بار اپنے شیوخ میں امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندہی کا نام بہت فخر سے کرتے ہیں بلکہ اس کے نام سے تو مستقل تصنیف انہوں نے لکھی ہے، چنانچہ ان کے مشہور علمی شخصیت مولانا سلطان غنی عارف صاحب مرحوم نے ایک کتاب اس نام سے لکھی ہے: "الفوائد التفسيريه من افادات العبيديه" افادات: امام السياسة الشرعية الاسلاميه امام انقلاب عبيدالله بن اسلام السندھی ، ناشر: المكتبة الطاهريه مردان

اب اسی فرقے کی طرف سے ملی گئی القابات " امام السیاسۃ الشرعیہ الاسلامیہ" کے متصف حضرت سندھی رحمہ اللہ کا نظریہ شیخ القرآن و الحدیث قاضی فضل اللہ صاحب مدّظلہ کی قلم سے ملاحظہ کیجیے:

" فرمایا لوگوں کو ووٹ کی اہمیت بتادو اب میں اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ آنے والا دور جمہوریت کا ہے جمہور ہی کے ذریعے تبدیلی آئے گی، علماء کو اس سلسلے میں آگے آنا چاہیے تاکہ ان کی ایک آواز اور اہمیت بن جائے" (مولانا عبیداللہ سندھی ایک مرد خودآگاہ معیوب نہیں معتوب ہے صفحہ ۴۶ ناشر: مکتبۃ شیخ الہند صوابی)

تو جب ان کے اساتذہ جمہوریت پسند ہے اور ان کے علمی سند اور ماخذ میں بقول ان کے اسلام کے خلاف لوگ موجود ہے تو یہ حضرات کس حیثیت کے مالک ہو سکتے ہیں!؟

اسی طرح شیخ طیب صاحب با قاعدہ ان جمہوریین اور ووٹ والے حضرات کے محافل اور مجالس میں بھی جاتے تھے البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے ہاں

بہت ترجیح دیتے تھے اور یا کبھی کبھی اے این پی کے ساتھ بھی دیتے تھے اور ہاں جماعتِ مودودیہ کو بھی ضرورۃً و فائدۃً ووٹ دیا کرتے تھے جیسا کہ شیخ طیب صاحب پی ٹی آئی کی ایک مجلس اور پروگرام کو گیا تو وہاں شیخ طیب صاحب نے سپیکر اسد قیصر صاحب اور دیگر ارکانِ پی ٹی آئی کو خوب خراج تحسین پیش کیا (جس کی ویڈیو ہمارے ساتھ محفوظ ہے الحمدللہ البتہ عام سوشل میڈیا پر بھی وائرل ہوچکا ہے) اور اسی طرح جب سابقہ وزیراعظم اور بانی پی ٹی آئی عمران خان جب باہر ملک سے پاکستان واپس آرہے تھے تو آئرپورٹ پر استقبال کے لے ہوئیگر کارکنانِ پی ٹی آئی کے ساتھ ساتھ شیخ طیب صاحب بھی موصوف کے استقبال کیلئے گئے تھے سبحان اللہ! (جس کی ریکارڈ سوشل میڈیا پر موجود ہے) اور صرف استقبال کے لیے نہیں بلکہ عمران خان کی شرک (قبر کو سجدہ) کی دفاع بھی کی تھی اور بھی کئی حقائق ہے لیکن میرے خیال میں وہ ذاتیات تک بات جائیگی اور میں یہاں محض ذاتیات پر بحث بالکل نہیں کرنا چاہتا.

اور دیگر پارٹی یعنی جماعت اسلامی (جماعتِ مودودیہ) کے کمپین کے لیے، تو اب ابھی ان کی جماعتی امیر بونیر کی طرف سے اس کی ویڈیو بیان میڈیا پر محفوظ ہے

اور اے این پی کے کارکن کے ساتھ تو رشتہ بھی قائم کیا گیا ہے (تفصیل میں جانا نہیں چاہتا بوجہ ذاتیات کے) اور ان ہی کی جماعت کا ایک عالم (جو سر پر سفید و سیاہ کلر کا رومال باندھا ہے) پی ٹی آئی کے ایک جلسہ میں بیان کرکے اپنی جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ اور پی ٹی آئی میں خوب گہرائی کے ساتھ جوڑ رکھنے پر اور وفاداری کی بات کی ہے جو کہ یہ بیان بھی میڈیا نے اپنے سینے میں محفوظ کردی ہے اور ہمارے ساتھ بھی ریکارڈ میں موجود ہے.

نوٹ: میرے پاس اخبار ہے جس میں یوں ہیڈنگ اور عنوان موجود ہے:

"اشاعت التوحید والسنت کا الیکشن میں اے این پی کی حمایت کا فیصلہ :

عوامی نیشنل پارٹی کا وفد ضلعی صدر محمد کریم بابک کی قیادت میں اشاعت التوحید کے مرکزی امیر طیب طاہری سے ملاقات کے لیے پہنچ گیا، اشاعت التوحید والسنۃ کی جانب سے حمایت کے فیصلہ سے اے این پی کے کارکنوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، قیادت کے فیصلے کا خیر مقدم، بونیر (محبّ الحق سے) اشاعت التوحید والسنت کے مرکزی امیر شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری نے آئندہ عام انتخابات میں بونیر ضلع سے عوامی نیشنل پارٹی کے نامزد امیدواروں کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا،

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں اشاعت التوحید والسنۃ کی حمایت حاصل کرنے کیلئے عوامی نیشنل پارٹی کا ایک وفد پارٹی کے ضلعی صدر محمد کریم بابک کی قیادت میں اشاعت التوحید کے مرکزی امیر طیب طاہری سے ملاقات کیلئے پنج پیر گیا، وفد میں پارٹی کے ضلعی جنرل سیکرٹری شجاعت علی خان پارٹی کے سابق صوبائی نائب صدر میاں سید لائق باچا حلقہ این اے ٹو سے نامزد امیدوار حاجی رؤف خان پی کے 20 بونیر ون سے نامزد امیدوار قیصر ولی خان شامل تھے.....الخ

(روزنامہ آزادی سوات جلد نمبر 24 شمارہ نمبر 145، جمعہ 25 مئی 2018ء، 9 رمضان المبارک 1439ھ)

یہ تفصیلی کلام و بحث ذکر کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ان حضرات کا جمہوریت اور صاحبانِ جمہوریت کے ساتھ خوب مشغولیت اور دلی محبت اور رشتہ ہے. لہٰذا اوروں پر فتوی لگانے سے خود بخود اپنے ہی فتووں کی زد میں آکر بلال احمق مماتی و ہمنوا کے لیے سوالیہ نشان بنے گی.

اور محترم شیخ طیب صاحب کے انٹریوز کے بعد امید ہے کوئی خفا اور پوشیدگی نہیں رہ گئی کہ جماعت اشاعت میں کتنے حضرات جمہوریت کے قائل ہیں اور مزید عاملین و بالفعل اس میں شریک بھی ہوتے تھے آئیندہ اس کے حوالہ جات بھی ملاحظہ فرمائیں.

خلاصۃ المبحث: مذکورہ بحث اور فصل کا خلاصہ یہ ہوا کہ پنج پیری حضرات کے ہاں ووٹ جائز ہے، جموریت کے قائل و حامی ہیں اور جموریت کی دفاع بھی خوب کرکے معترضین کو الزامی جواب بھی دیا ہے بلکہ عملی طور بالفعل جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے اکابرین اس جماعتِ جمہوریہ کے خاص کارکن اور امراء بھی تھے.

اے بلبل رنگین نوا تجھے سوجھی ہے گانے کی
مجھے ہے فکر دامن گیر تیرے آشیانے کی

تصویر کا دوسرا رُخ:

اب اس کے برعکس، مماتیوں کے چند شہرت پسند اور فتنہ پرور حضرات کے فتوے ملاحظہ فرمائیں جو ووٹ اور اہل ووٹ پر کس قدر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں جن کے ضمن میں شیخ طیب صاحب بلکہ پوری جماعتِ اشاعتیہ (جیسا کہ ما قبل حوالہ جات سے ثابت ہوا) داخل ہو جاتی ہے، اب آیئے، ان فتووں کو ملاحظہ فرمائیے:

(۱) جماعتِ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے مناظر و خطیب مولانا جنت گل صاحب کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے جس میں موصوف گوہر افشانی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ہمارا دعوی ہے کہ ووٹ بدعت ہے اور بدعتی شخص حوض کوثر سے مطرود ہے، اور نبی کریم ﷺ حوض کوثر پر بدعتی شخص کو بددعائیں دیں گے!"

تبصرہ: مذکورہ بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ طیب صاحب (جنہوں نے جماعت اسلامی کو ووٹ دیا) اور جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ (جو بقول شیخ طیب صاحب، فیصلہ

کرکے کسی ایک پارٹی کو ووٹ اور اس کی حمایت کرتی ہے)۔ لہٰذا مذکورہ فتوے کے لحاظ سے شیخ طیب صاحب بلکہ پوری جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ بدعتی جماعت قرار پاتی ہے اور حوض کوثر پر نبی کریم ﷺ اس پوری جماعت کو بددعادیں گے۔

شکوے ہمارے سارے غلط ہی سہی مگر
لو تم آپ ہی بتاؤ کہ کس کا قصور تھا

اور ایک اور مجلس میں مفتی توصیف صاحب کہتا ہے: "اس سارے فتنوں کی جڑ جمہوریت ہے" (ویڈیو بنام وحدت ادیان]

☆ مماتیوں کے مشہور شیخ القرآن مولانا شیخ ولی اللہ کابلگرامی صاحب ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "جمہوریت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اسلام کی ضد اور منافی چیز ہے" (فتاوی شیخ ولی اللہ شہید، صفحہ ۶۲، ناشر: مکتبۃ الفیصل کابلگرام)
مزید ایک بیان میں موصوف ارشاد فرماتے ہیں: "جمہوریت کی بنیاد یہود نے رکھی ہے.." (ویڈیو بنام جمهوريت سه ته وائی)

اور یہ دیکھے: مماتیوں کی طرف سے ملی گئی القابات سے متصف "فخر تیمر گرہ، حضرت العلامہ مولانا مفتی نذیر احمد صاحب مدرّس جواہر القرآن ولی کنڈو تیمر گرہ" اپنے ایک بیان میں عرض گزار ہے:

"مجھے تو جمہوری ملا سے سخت نفرت ہے کہ اس کو خوب معلوم ہے کہ یہ جمہوریت کفر ہے یہ ناروا اور ناجائز ہے اور پھر بھی اس میں داخل ہوا ہے" (ویڈو بیان)

ان کی ایک اور کتاب میں کفرِ شرعی کی تعریف بمع مصداق یوں بیان کیا گیا ہے:

"الکفر الشرعی: وھو من ینکر بعض احکام الشرع تحقیرا...وکل من انکر من القوانین الشرعیۃ کأبناء الجمھوریۃ (الدیمقراطیۃ والعلمانیۃ)

الغربیۃ الیوم ومن رضی بکفرھم"

(جواھر البحار لأبی اسامہ محمد طیب صفحہ ۹۷ تحت سورۃ البقرۃ رقم الآیۃ ۶)

یعنی یہاں جمہوریت کو "قوانینِ شرعیہ کا انکار" قرار دیا گیا ہے، اور بھی کئی مماتی حضرات (متضاد اقوال میں سے) جمہوریت\ووٹ کو کفر کہتے ہیں جو کسی سے مخفی نہیں.

نتیجہ : اب خود ہی مماتی اور خصوصاً بلال بھگوڑا تکفیری (تلمیذِ خضر حیات مماتی) سوچ لیں کہ کیا اپنے ہی قول سے **مبتدع، تمام فتنوں کی جڑ و اسلام کے منافی بلکہ کافر و مشرک** ثابت ہوئے یا نہیں...؟ ہم خود اپنی طرف سے تو کچھ نہیں کہتے خود ہی اپنا چہرہ آئینے میں دیکھیں.

خود ہی کو دیکھتے ہو ائینہ سمجھ کے تم
ہم ائینہ بنے تھے تمہیں راستہ دکھانے کو

الخلاصۃ: ان حوالہ جات اور بیانات سے یہ حقیقت واضح کالشمس ہو جاتی ہے کہ مماتی حضرات (جماعت اشاعت التوحید والسنۃ، پنجپیری حضرات) کا طرزِ افتاء نہ صرف بے اعتدالی، ظالمانہ اور دوغلے معیار پر مبنی ہے بلکہ وہ اپنے ہی اقوال و فتاویٰ کی زد میں آکر خود ساختہ تکفیر، تبعید اور تضلیل کا شکار ہو جاتے ہیں

جو معیار وہ دوسروں پر لگاتے ہیں وہی تلوار الٹ کر ان کی اپنی گردن پر گرتی ہے

کیفیت ایسی ہے ناکامی کی اس تصویر میں
جو اتر سکتی نہیں آئینہ تحریر میں

افسوس کہ فتویٰ سازی کی یہ روش علم و دیانت کی نہیں، تعصب و انا کی غلاظت سے لبریز ہے

قوم کو ان فتنہ انگیز مفکرین اور خود ساختہ چالیس روزہ شیخ القرآن سے بچانے کی

ضرورت ہے جو امت کو گمراہ کرنے کے در پے ہیں.

نہ تھا کوئی جو دکھلاتا انہیں ان کا ہی چہرہ
سو ہم نے آئینہ رکھا تو دشمنی ٹھہری

جمعیت علماء اسلام اور مماتیوں کی تکفیر کی گونج، مع اعتراف کی جھلک:

اب جمہوریت و ووٹ پر عمومی موقف کے بعد، اب جمعیت علماء اسلام کے متعلق خود مماتی اکابر کے مثبت و منفی اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ اندازہ ہو کہ خودساختہ فتووں کی زد میں یہ حضرات کیسے پھنس جاتے ہیں بعونہ تعالی!

ا= شیخ طیب صاحب کا جمعیت کے حق میں حق گوئی:

فرقہ مماتیہ کے قائد و بانی شیخ طیب صاحب اپنے ایک ویڈیو درس میں فرماتے ہیں:

" میں خود مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا عزت اور احترام کرتا ہوں جہاں بھی مل جائے وہ مجھے عزت دیتا ہے میں بھی اسے عزت دیتا ہوں کسی کی بھی بے عزتی نہیں کرنی چاہیے جمعیت میں بہت اچھے اچھے علماء موجود ہیں دیندار لوگ ہیں علماء کرام ہیں اچھے لوگ ہیں ھم کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ھیں، ہم بھی ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ہم کسی کی تذلیل نہیں کرتے، موبائل یا سوشل میڈیا پر ان کی تصویر لگا کر ان پر جملے کسنا وغیرہ ایسے نہیں کرنا چاہیئے، اور ان کو گالی دینا یہ ہمارے لئے بالکل ہی مناسب نہیں ہے، **ہمارے بعض دوست بڑے بے وقوف اور کم عقل ہوتے ہیں** گالیاں دیتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، لوگوں کی تذلیل کرتے ہیں، مسئلے کا اختلاف اپنی جگہ مگر ان کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیئے، **وہ بہت بڑے آدمی ہیں اور ان کا بڑا عزت ہے**، اس کا اپنا ایک سیاسی اختلاف ہے وہ اپنی جگہ ہے، ہمارا کام تو مسئلے کے ساتھ ہے سیاسی اختلاف کے ساتھ ہمارا کیا لینا دینا؟ فتوی ایک آدمی نے ہمارے خلاف دیا ہم نے اس کا جواب دے

دیا، فتوی کس نے دیا تھا اور یہ لوگ کس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، صرف جواب نہیں بلکہ ہم نے ان کو یہ بھی بتادیا کہ فتوی تو تم دے نہیں سکتے فتوی تو ہم دینگے"

محترم شیخ طیب صاحب کا اس بیان سے درج ذیل امور اخذ ہوتے ہیں۔

(۱) شیخ طیب صاحب مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدّ ظلہ کی عزت اور احترام کرتے ہیں۔

(۲) جمعیت علماء اسلام میں بہت اچھے اچھے علماء موجود ہیں دیندار لوگ ہیں، اچھے لوگ ہیں، ہم انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۳) جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے بعض افراد کو بے وقوف اور کم عقل قرار دیتے ہیں اور گالیاں بھی دیتے ہیں. برا بھلا بھی کہتے ہیں اور لوگوں کی تذلیل بھی کرتے ہیں (یعنی یہ سب بیماریاں ان میں موجود ہیں)۔

(۴) مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدّظلہ بہت بڑا آدمی اور " بڑے عزت والے" قرار دیتے ہیں.

(۵) بقول ان کے فتوی دینا ان حضرات کا کام ہے کسی اور کا نہیں"

پانچ پیر کی مناسبت سے پانچ حوالہ جات ذکر کی، اور ان کے "خلاصے" کی تکرار کے حوالے سے مذکورہ اختصار اًخلاصے قلمبند ہوئے الحمد للہ.

مزید برآں ایک انتہائی غیر اخلاقی اقتباس میں یوں گوہر افشانی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" جمعیت میں بہت اچھے اچھے علماء ہیں دیندار لوگ ہیں علماء ہیں ہمارے بعض دوست بہت بے وقوف ہیں **حرام نطفے سے پیدا ہیں**... الخ"

یا سبحان اللہ..! مطلب... جمعیت علماء اسلام والا پر بے جا فتوے لگانے والے (بقول شیخ طیب صاحب، نا کہ ہماری طرف سے) حرام نطفے سے پیدا ہوئے ہیں(!!) انا للہ وانا

الیہ راجعون.

ابھی معلوم ہوگا کہ کتنے مماتی (خصوصاً بلال توحیدی بھگوڑا اور خضر حیات مفرور وغیرہ) حرام نطفے سے پیدا ہونے کا ثبوت دینگے.

نوٹ: ہم نے فقط نقل کیا ہے لہٰذا ہم پر غصہ ہونے کے بجائے منقول عنہ پر غصہ کیجئے.

۲ = وحدان صاحب کا اعترافِ حق:

مماتیوں کے مناظر واحد اللہ وحدان صاحب اپنے ایک ویڈیو بیان میں کہتے ہیں کہ:

" میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ **میں جمعیت علماء اسلام کے باب میں عمومی فتوی نہیں لگاتا**، میں جب کتاب لکھ رہا تھا تو مجھے شیخ طیب صاحب حفظہ اللہ نے کہا کہ سارے جمعیت والوں کو یاد نہ کرو (بلکہ) عقیدے پر رد کرو، مسئلے پر رد کرو، **جمعیت میں اچھے لوگ بھی موجود ہیں**، یہ شیخ طیب صاحب کی بات ہے اور میں نے اس کو مانا ہے، میں ہر جگہ اس کو بیان کرتا ہوں، آپ لوگوں میں اچھے اچھے علماء موجود ہیں، میں نے یہاں سوات میں ایک بریلوی سے مناظرہ کیا تو یہاں کے مولانا شیخ عبد اللطیف صاحب جو خوازہ خیلہ (نامی علاقہ) میں شیخ الحدیث ہیں، اس نے مجھے بہت اچھی اچھی باتیں کہیں، جس کی وجہ سے میرا اس سے بہت محبت ہوا، میں اس کا قدر واحترام کرتا ہوں اور بھی آپ لوگوں کے علماء موجود ہیں (مثلا) یہاں کے مفتی سردار علی صاحب جو جمعیت کا ہے اور بدعات کے خلاف بہت کام کرتے ہیں"۔ (ویڈیو بیان)

واحد اللہ وحدان صاحب کے بیان سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

- جمعیت علماء اسلام پر عمومی فتوی نہیں لگ سکتا۔ (اور جو لگاتا ہے بلال توحیدی اشاعتی احمق جیسا تو پھر کیا بنے گا...؟

- جمعیت میں اچھے اچھے لوگ (عقیدے کے لحاظ سے نا کہ اخلاق کے لحاظ سے کیونکہ فتوے کا تعلق عقیدے سے ہوتا ہے نا کہ اخلاق وغیرہ کے ساتھ)
- موجود ہیں۔
- بعض مماتی حضرات جمعیت کے ساتھ بہت ("بہت" لفظ کو توجہ دیجئے۔۔۔ ناقل) محبت کرتے ہیں۔
- جمعیت والے بدعات کے خلاف بہت کام کرتی ہے۔

۳= **مولانا حسین نیلوی صاحب** لکھتے ہیں: "ہمارے حضرت جی (مولانا حسین علی) رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی ملک کی سیاسی تحریک میں عملاً حصہ نہیں لیا۔ البتہ "جمعیۃ العلماء ہند" کے اغراض و مقاصد کے ساتھ انہیں پورا پورا اتفاق تھا۔"

(سوانح حیات حضرت الوانی رحمہ اللہ المعروف بہ ناشر القرآن صفحہ ۹۴ طبع اول، ناشر: گلستان پرنٹنگ پریس سرگودھا)

۴= مولانا حسین شاہ نیلوی صاحب مرحوم جمعیت علماء اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ محدث خانپور۔۔ اگرچہ ایک ممتاز عالم دین، مستند محدث، مفسر، واعظ اور صاحب ارشاد پیر طریقت تھے مگر عملی سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیتے تھے آزادی وطن سے پہلے جمعیت العلمائے ہند سے وابستہ تھے اور قیام پاکستان کے بعد جمعیت العلمائے اسلام سے منسلک ہوگئے، مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد (فروری ۱۹۶۲ء) اپنی علمی وجاہت اور تقوی کے پیش نظر جمعیت کے امیر منتخب ہوئے اور آخر دم تک اس منصب پر فائز رہے۔

ذاتی اعتبار سے مولانا درخواستی رحمہ اللہ میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک عالم دین کے شایان شان ہوتی ہیں تقوی، پرہیزگاری، فیاضی، خداپرستی، علم و تقوی ان کا طرہ امتیاز تھا ان کا شمار اکابر علماء میں ہوتا تھا"

(سوانح حیات حضرت حسین علی رحمہ اللہ المعروف بہ ناشر القرآن صفحہ ۱۳۲و۱۳۳)

اب اگر جمعیت والا کافر ہو معاذاللہ (جیسا کہ فرقہ مماتیہ کے شرمناک مناظر(!!) بلال احمق وغیرہ جو آئے روز یہ غلاظت اگلتا رہتا ہے اور خصوصاً یہ بات خضر حیات مماتی کی ذاتی سٹیج سے بھی کی ہے، آگے تفصیل آرہی ہے ان شاء اللہ تعالی) تو پھر اس کی مدح بیان کرنے کی وجہ سے حضرت نیلوی صاحب مرحوم کی حیثیت کی تعیین بھی ان مجانین پر فرض وقرض ہے.

۵ = مدرس جامعۃ الامام محمد طاہر دارالقرآن پنج پیر مفتی اکمل محمد سعید ادینوی صاحب لکھتے ہیں:

"مولانا حسین احمد مدنی کے جمعیت علمائے ہند کے صوبہ سرحد کے امیر شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیری تھے۔" (تبصرۃ الناظر علی ناقد الامام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷)

اب ان جہلاء کو کوئی کہیے کہ جہالت کے دریا میں غوطہ زنی کرنے والے مجاہدینوں! اب ذرا شیخ طاہر صاحب رحمۃ اللہ پر بھی فتوی لگاؤنا یا کہ یہ فتوی بازی صرف غیر پنج پیر لوگوں کے لیے موقف ہے...؟

٦ = اب جمعیت علماء اسلام میں خود اشاعتیوں کا ہونا بھی ملاحظہ فرمالیں.

مولانا حسین شاہ نیلوی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی (شجاع آباد): پیر طریقت اور مرشد کامل حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ بھی حضرت مولانا حسین علی الوانی صاحب رحمہ اللہ

کے فیض یافتگان میں سے تھے...ترجمہ و تفسیر قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا حسین علی الوانی صاحب رحمہ اللہ واں بھچراں سے پڑھا...اپنے استاذ و شیخ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ کی طرز پر ہر سال ماہ شعبان و رمضان میں دورہ تفسیر پڑھایا کرتے تھے... جمعیت العلمائے اسلام کے سرپرست بھی رہے۔ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کا رجحان جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے اکابرین کی طرف تھا۔ مگراس پر زور دینے کو ناپسند کرتے تھے اور نہ ہی اس مسئلہ کو عقائد ضروریہ میں سے سمجھتے تھے"

(ناشر القرآن صفحہ ۱۳۴و۱۳۵)

۷= سب سے پہلے مرکزی فتنہ سرعام پہلانے والا مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب، وہ بھی ملتان میں جمعیت علماء اسلام کے امیر تھے خود انہی کی کتاب سے اصل عبارت ملاحظہ فرمالیں،

مولانا حبیب اللہ مختار صاحب اشاعتی اپنی کتاب میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں:

"۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا اور ملتان جیل میں پابند سلاسل رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں مرکزی مجلس برائے تحفظ ختم نبوت کے رُکن تھے۔ ۱۹۵۴ء میں مولانا احمد علی لاہوری نے انہیں جمعیت علمائے اسلام کا ضلعی امیر مقرر کیا۔" (چمنستانِ اشاعت التوحید والسنۃ صفحہ ۹۰ ناشر: اشاعت اکیڈمی قصہ خوانی بازار پشاور)

۸= مولانا عبدالجبار صاحب مماتی شاہ صاحب مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں: " لاہور میں جمعیت العلماء کی ایک کانفرنس کے موقع پر حضرت نے سورۃ حم، مومن کا درس دیا "

(الاشاعت ڈائری ۲۰۱۵ء صفحہ 30، ناشر: مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد، منڈی بہاؤالدین)

مزید لکھتے ہیں: "۱۹۵۵ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے آپ کو جمعیت علمائے اسلام کا ضلعی امیر مقرر کیا" (ایضاً صفحہ 145)

۹= حضرت نیلوی صاحب مرحوم ایک جمعیتی عالمِ دین کو یوں کلماتِ ادبیہ اور دعائیہ سے یاد کرتے ہیں: "مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام کے صدر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی.." (ایضاً صفحہ ٦٨)

۱۰= مولانا حافظ منصب خان حضروی صاحب اشاعتی لکھتے ہیں: "قائد سیاست اسلامیہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ..." (اظہار حقیقت فی جواب انکشاف حقیقت صفحہ ۸۳ ناشر: حمزہ ٹینٹ محلّہ عظیم خان حضرو)

۱۱= مماتیوں کے شیخ القرآن مولانا محمد افضل خان شاہ پور صاحب رحمہ اللہ ایک وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں: "فضائل کے مسائل جانوگے تبلیغی جماعت سے اور صاف عقیدہ کی مسئلہ جانوگے اشاعت التوحید والسنۃ سے اور قانون کے لئے علماء حق کے ساتھی ہونگے علماء حق دیوبندی علماء ہیں" (ملفوظات افضلیہ صفحہ ۷۴ ناشر: مکتبہ افضلیہ شاہ پور شانگلہ سوات)

ایک اور جگہ وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں اشاعت التوحید والسنۃ میں ہوں اور تبلیغی جماعت کا نصرت کرتا ہوں اور سیاست میں دیوبند کے ربانی علماء کی تائید کرتا ہوں" (ایضاً صفحہ ۱۲۳)

فائدہ: یہی وجہ ہے کہ آج بھی مماتیوں کے شیخ القرآن مولانا افضل خان شاہ پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پر جمعیت کا جھنڈا موجود ہے سبحان اللہ...!

اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا
اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتے ہیں
انی رأیت احد عشر کوکباً

دوسرا رُخ: اب مماتیوں کا دوسرا چہرہ ملاحظہ ہو:
مماتیوں کے ایک شکست خوردہ مناظر اور شدید احمق بلال بھگوڑا حضرت حیات مماتی کی مسند پر بیٹھ کر ایک ویڈیو بیان میں دہاڑتا ہے:
"ہمارا دعوی یہ ہے کہ جمعیت والا مشرکین بھی ہے، جمعیت والا زندیق بھی ہے جمعیت والا اس امت کا بدترین کافر ہیں اور یہ میں دلائل سے ثابت کرونگا میں ذمہ دار سٹیج سے یہ کہتا ہوں.." (ویڈیو، بموقعہ ختم دورہ تفسیر القران خضر حیات صاحب کا، بتاریخ 25.03.2025)

نوٹ: یہی مرفوع القلم بار بار اسی ذمہ دار سٹیج کا واسطہ دے کر یہ خرافات دہرا رہا ہے.
اسی احمق کی ایک اور ویڈیو بھی منظر عام پر آئی ہے جس میں یہ صاحب مزید گوہر افشائی فرماتے ہیں کہ: "ہمارا اصل موضوع یہی ہے کہ **جمعیت والے ابو جہل کی طرح کافر ہیں**" (ویڈیو بیان، یکم جون ۲۰۲۵ء)
اب اس اخبث الشکل والعقل، فاسد العقیدۃ شخص اور اس کے مؤیّدین سے گزارش ہے کہ ذرا اپنے ان "مذکورہ قائدین" کو خود آپ ہی کے کفر کی توپ سے بچالیں، کیونکہ آگے ان کی ایسی "مہمان نوازی" ہوگی کہ خود دیکھنا اور سیکھنا پڑے گا ان شاء اللہ تعالی، خود آگے دیکھے

۲=کاغذی مناظرے کا تکفیری تحفہ:

اسی موضوع پر مناظرہ کی مبادیات (ابتدائی گفتگو) میں، ان کے طرف سے صوابی سے آئے ہوئے بطور متکلم مفتی ولی الرّب صاحب (جو اسی بلال بھگوڑے) کے وکیل کی حیثیت سے سامنے آئے)، انہوں نے ایک تحریری دعوی ہمیں دیا جس کا متن یہ تھا:

"دعوی: جمعیت علماء اسلام کے بعض عقائد کفری اور بعض شرکی ہے، اسی وجہ سے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی مشرکین اور کافر ہیں اور اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند سے خارج ہیں" (تحریر بزبان پشتو)

یہ دعوی اس وقت ہم نے سوشل میڈیا پر بھی بطور ریکارڈ محفوظ کر دیا تھا.

۳= سوشل میڈیا پر تکفیر کا سیلاب:

ان ہی کے ایک اور معتمد ساتھی اور ان کے مناظرین ٹیم میں بطور معاون ساتھی مولانا بخت گل طاہری الحنفی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کیا ہے اور اپنی ائیڈی کے سرنامہ پر اپنا یوں تعارف درج کیا ہے:

"فاضل جامعۃ الامام محمد طاہر دارالقرآن پنج پیر صوابی، منتظم مدرسہ دارالقرآن والسنۃ شاہی اباد کس کالام..."

اس پوسٹ میں یہ شخص اپنی اکابرین کی تربیت سے جو کچھ سیکھا، اس کا اظہار یوں کرتا ہے:

"میں تو خاموش تھا اس واسطے کہ تماشہ نہ بنے
تم سمجھتے ہو کہ ہمیں تم سے گلا کوئی نہیں

السلام علیکم ورحمت اللہ... انتہائی معزز دوستوں اور بھائیوں! اس للڑھ بدعتی کے اس طرح پوسٹ اور دیگر کئی پوسٹس جب بندہ دیکھتا ہے تو وہی عرب کے جہلاء یاد آتے ہیں

جمعیت علماء اسلام کے بعض کارکن ایسے ہیں جو مکہ کے مشرکین اور نوح علیہ السلام کے وقت کے مشرکین سے بھی ان کے عادات خطرناک ہے.

فرق صرف اتنا ہے کہ وہ مشرکین اپر کلاس کے مشرکین ہے اور یہ بیچارے لور کلاس کے مشرکین ہے.

وہ رجسٹرڈ شدہ مشرکین ہے اور یہ نان رجسٹرڈ مشرکین ہے.

وہ مردوں کی عبادت کرتے تھے اور یہ زندوں کی عبادت کرتے ہیں.

وہ کھڑے بت کی عبادت کرتے تھے اور یہ پڑے بت کی عبادت کرتے ہیں.
وہ اللہ کی صفات بتوں میں مانتے تھے اور یہ اللہ کی اوصاف مردوں اور زندوں دونوں میں مانتے ہیں
اور بھی کئی وجوہ سے مماثلت ہے ان جاہلوں کے مکہ کے مشرکین کے ساتھ ...الخ
از خادم القرآن والسنۃ ابو عمر طاہری الحنفی"
یعنی ان کے ہاں ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ایک ہی تکفیری فطرت نقش ہو چکی ہے:
ہر مخالف پر بلا خوف کفر و شرک کے فتوے، بلادلیل اور بلا خوف لگاتے ہیں..

خلاصۃ: اپنی ہی توپ کے دہانے پر...

اب ہم ان جاہل اور تکفیری حضرات سے صرف اتنی گزارش کرتے ہیں کہ اگر تمہارے معیارات پر چلیں تو شیخ طیب صاحب بھی کافر ہو جاتے ہیں (!!)
کیونکہ اس نے جمعیت علماء اسلام اور اس کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب طول اللہ عمرہ کے بارے میں کیا حسن ظن اور وسعت ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے وہ گزر چکا، تو کیا کافر کے لئے اتنی ادب و قلبی محبت جائز ہے؟ کلماتِ دعائیہ جائز ہے؟ اسی طرح آپ ہی کے مسلک کے مناظر وحدان صاحب کا بھی غیر تکفیری موقف گزر چکا، وہ بیچارہ بھی تو آپ لوگوں نے تکفیری توپ سے اڑادیا اور آپ ہی کے فتووں کی بھٹی میں جھونک دیے گئے.

حیرت ہے دوسروں پر فتوی بازی کرنے کا شوق رکھتے ہو لیکن وہ فتوی بازی آپ ہی کے گھر کی طرف معاد ہو کر آپ ہی کا مہمان بن جاتا ہے دوسروں پر کوئی اثر ہی نہیں کرتا الحمدللہ،

تکفیر کی تلوار لیے پھیرتے ہو یارو
کیا سب کے سوا تم ہی ہو دین کے وارث؟

اسی وجہ سے تو محترم شیخ طیب صاحب اپنے کارکنان کے متعلق انکشاف کرتے ہوئے کہتے ہیں: "**ہمارے بعض دوست بڑے بے وقوف اور کم عقل ہوتے ہیں۔۔۔** الخ"

2: **حیات النبی ﷺ کے قائلین پر فتووں کی بارش:**

مماتیوں کے قائلینِ حیات النبی ﷺ پر کفر کے فتوے ملاحظہ فرمائیں پھر اس کے بعد دیکھئے کہ یہ فتووں کی بارش کس طرح خود انہی پر برس رہی ہے.

ا= مشہور بدزبان اور میدانِ مناظرہ سے مفرور خضر حیات صاحب اپنے ایک بیان میں اپنے ہی ہم عقیدہ لوگوں پر برستے ہوئے کہتا ہے:

"عنایت اللہ شاہ بخاری کے مشن کا غدار کون ہیں؟ عنایت اللہ شاہ بخاری کا فتوی تھا کہ **موجودہ حیاتی مرتد ہے** اور اہل کتاب نہیں، میں نے سنا ہے اپنے کانوں سے سنا ہے ہم پوری بات کرتے ہیں، سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کہتے تھے کہ جو یہ رضاخانی طبقہ ہے یہ تو اسلام پر آئے ہی نہیں **اور جو للڑ ہیں یہ اسلام سمجھ کر پھیرے ہیں اس لئے یہ مرتد ہے** مرتد اور ان کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں"

۲= یہی خارجی الفکر خضر حیات مماتی اپنی ایک تفسیرانہ بیان ویڈیو میں کچھ یوں دھاڑتا ہے: "واقاموا الصلوۃ:اور قائم کرتے ہیں نماز کو"اقامۃ الصلوۃ" میں مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا کیا"اقامۃ الصلوۃ" ہے؟ (نہیں) یہ نماز کو باطل کرنا ہے. بدعتیوں کے پیچھے نماز، مشرکوں کے پیچھے نماز، للڑھوں کے پیچھے نماز ہاں **للڑھوں کے پیچھے بالکل نماز باطل اور اگر جائز سمجھ کے پڑھے تو ایمان باطل ہوگا یہ بھی کٹر مشرک ہے جیسا کہ ابو جہل تھا** ہاں کوئی رعایت نہیں چاہیے ان کی شکلیں کیسی خوبصورت ہو جو بھی سماع عادی کا قائل ہے وہ بالکل خنزیر سے بھی بدتر ہے اس کو مصلے پر کھڑا کرنا ایسا سمجھو کہ خنزیر کو کھڑا کیا ہے"

واہ صاحب! اپنے ہی شکل دیکھ کر دوسروں کی تصویر کشی فرماتے ہو؟ اس سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ للڑھ کا کیا مطلب ہے؟ کسی ڈکشنری سے معنی سمجھائے، ہاں اگر مماتیوں کے جیسا مخترع اور بدعی عقائد ہیں وہ جب بطون سے ثابت ہے تو یہ معنی بھی شاید اس کی اپنی "بطنِ کبیر" سے ثابت ہو گا..!

اگر ثابت بھی کرے تو ذرا عقل کی ورزش بھی کیا کرو کہ تمہارے نام کے ساتھ بھی "حیات" (خضر حیات) کا پیوند لگا ہے پس سب سے پہلے للڑھی تو تم خود ہی ہوئے۔ (خود آپ ہی کے اُصول سے)

اور اگر عقیدوی مراد ہو تب بھی آپ لوگوں کا یہ دعوی ہے کہ ہم خود حیات کے قائل ہیں، چنانچہ آپ ہی لوگوں نے یہ لکھا ہے کہ:

"جو حضرات کہتے ہیں کہ اشاعت التوحید والسنۃ والے حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہیں یہ بھی افتراء ہے" (الاشاعت ڈائری 2015ء صفحہ ۳۲)

مزید اور کچھ تاویلات کروگے تو سودا تمہارے ہی لئے مہنگا پڑ جائے گا، اتنی قیودات کے ساتھ اس لفظ کی ڈکشنری میں دکھانا آپ لوگوں پر پھر ایسا قرض ہوگا جیسا کہ ترجمانِ علماء دیوبند حضرت مولانا نور محمد تونسوی رحمہ اللہ و نوراللہ مرقدہ و کثر اللہ امثالہ نے آپ لوگوں پر کئی قرضیں چھوڑ کر دنیا سے رحلت فرماگئے ہیں رحمہ اللہ تعالی و نوراللہ مرقدہ.

نیز... سماع عادی کی تعریف بھی خضر حیات کی پیدائش سے پہلے ہماری کسی کتاب سے ثابت کرنا بھی مت بھولنا.

خیر!.... فتنہ مماتیت کی تباہی کے لئے تم جیسے رجال ہی کافی ہیں۔ لاشعوری یا لاعقلی میں اب تم نے کتنے اپنے ہم مسلک ساتھیوں کی تکفیر فرمادی؟ ذرا خود ہی تو سوچ اور دیکھ

لو..؟ جو خضر حیات نے اس عبارت میں کہاکہ: "**للڑھوں کے پیچھے بالکل نماز باطل اور اگر جائز سمجھ کے پڑھے تو ایمان باطل ہوگا یہ بھی کٹر مشرک ہے جیساکہ ابوجہل تھا**" خود مماتیوں کے رسالے میں موجود ہے کہ جمعیت علماء اسلام (س) کے امیر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہید رحمۃ اللہ علیہ پنجپیر تشریف لائے تھے اور ان کی اقتداء میں مماتیوں نے نماز ادا کی، خود مماتیوں کے رسالے سے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"**امیر جمعیت العلمائے اسلام کی آمد:** جمعیت علماء اسلام (س) کے قائد شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک اجتماع کے دوسرے دن ۲ اپریل کو نماز مغرب سے کچھ دیر پہلے تشریف لائے، مولانا عرفان الحق صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے ان کی آمد پر حاضرین نے پرجوش نعرے لگائے انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر سٹیج پر تشریف لاکر تفصیلی خطاب کرتے ہوئے موجودہ ملکی صورتحال پر اظہار خیال فرمایا (تفصیلی خطاب آئیندہ صفحات میں ملاحظہ فرمالیں)

(ماہنامہ التوحید والسنۃ پنج پیر صوابی مئ ۲۰۱۱، جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ، مدیر اعلی شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طیب طاہری مدظلہ)

اب اگر کسی مماتی میں انصاف اور سنجیدگی ہو تو اب ایمان سے بتاؤ، کیا تمہارے "ابوجہل" نے اپنی ہی جماعت پر خود اپنے فتووں کی لاٹھیاں نہیں برسائیں؟ بس اللہ تعالی ہمیں پنجپیریت خارجیت سے بچاکر سچا پکا صحیح العقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کے ساتھ مرتے دم تک قائم و دائم رکھے اور آخرت میں علماء دیوبند (رحمہم اللہ جمیعا) کے ساتھ حشر بھی نصیب فرمائیں آمین.

۲= مولانا حسین نیلوی صاحب شیخ القرآن مولانا طاہر صاحب مرحوم کا عقیدہ و نظریہ یوں قلمبند کیا ہے:

" **مسئلہ حیات النبی ﷺ** بعد از وفات النبی ﷺ، **سماع عند القبر**، استشفاع، توسل

وو سیلہ اور سماع موتی وغیرہ مسائل میں ان کا مسلک بہت راسخ تھا اور **ان مسائل میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ کے ہمنوا تھے اور کسی کی پرواہ کیئے بغیر قائلین سماع موتی کو کافر و مشرک سمجھتے تھے** "

(مولانا حسین علیؒ سوانح حیات (ناشر القرآن) ص ۱۲۲، ناشر سرگودھا)

۳ = ایک اور اشاعتی کا فتوی ملاحظہ فرمالیں، مولانا احمد جمشید صاحب باجوڑی حیاتیوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں ملاحظہ کیجئے:

"وہ لوگ جو اپنے آپ کو اہلسنت والجماعۃ کے نام سے پکارتے ہیں اور خود کو فرقہ حیاتیہ کہتے ہیں، لیکن کفر و شرک، رسومات اور بدعات میں شیعہ اور بریلویوں سے آگے ہیں"

(نفی سماع انبیاء واموات صفحہ 483)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "ہمارے زمانے میں جو بدعتی اور مشرک قسم کا عقیدہ رکھنے والے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو بڑے فخر سے حیاتی کہتے ہیں" (ایضا ص 328)۔

مزید آگے لکھتے ہیں: "اب قرآن پاک کا موضوع اور مقصد توحید ہی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بریلوی اور شیعہ اور وہ لوگ جو ہمارے علاقہ میں رہتے ہیں جو اپنے آپ کو فرقہ حیاتیہ کہتے ہیں کہ یہ بھی اپنے شرکی اور کفری عقیدوں کے اثبات کیلئے قرآن پاک سے کوئی آیت پیش کر سکے" (ایضاً صفحہ ۴۳۸)

۴ = ان کے ایک اور ممتاز اور مناظرِ کبیر، امام انقلاب احمد سعید ملتانی صاحب حیاتیوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں، ملاحظہ فرمالیں:

"اگر ایسے دور میں اور ایسے حالات میں بھی **آپ ﷺ کو مدینہ عالیہ میں زندہ بحیاۃ دنیوی جسمانی والا مسلمان ہے تو ہم نہیں جانتے کہ کافر کس بلا کا نام ہے**، تمام مسلمین، اصحاب و تابعین کو کافر کہنے سے بہتر ہے بلکہ **واجب ہے کہ کذاب راویوں اور**

ان کے پوجاریوں کو ہی کافر کہا جائے،، فانظروا۔ (سلسلۃ الذہب ص 436)

یاد رہے یہ وہی ملتانی صاحب ہیں جن کے بارے میں جو ابھی ماضی قریب (تین اکتوبر 2024ء بمقام منڈی بہاؤالدین) بیان میں شیخ طیب صاحب نے کہا ہے کہ:

"میں علامہ احمد سعید خان ملتانی کی خود تقریریں کبھی کبھار سنتا ہوں اس پر کروڑوں رحمتیں نازل ہو"

جیسا ہی یہ جملہ بولا تو نیچے (یعنی مجمع سے) "احمد سعید ملتانی زندہ باد" کے نعرے شروع ہوگئے۔(بیان عام سوشل میڈیا پر موجود ہے) یہ اس لئے قلمبند کیا کہ پھر یہ حضرات بھی غیر مقلدین کی طرح اپنے اکابرین سے جلدی لا تعلّقی کا اعلان کرتے ہیں.

۵ = مماتیوں کے مفتی اعظم مفتی محمد جاجروی صاحب کہتے ہیں:

"سب سے پہلے اللہ تعالی نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فتنہ حیات النبی ﷺ فی القبر العرفی کے خلاف کام لیا" (الاشاعت ڈائری 2015ء صفحہ ۲۲)

۶ = نیز... اس جماعت کا عقیدہ ہے کہ قیامت سے پہلے حیات کا عقیدہ خروج عن الاسلام ہے، چنانچہ ان کے شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد زمان صاحب لکھتے ہیں:

"وفات النشور سے پہلے حیات ناسوتی کا قول عناد اور حق میں تحریف ہے اور خروج عن الاسلام ہے" (تبیین الحق ص ۱۶)

ایک اور جگہ لکھا: "اب حیات کے قول سے ان نصوص کی تکذیب لازم آئے گی جو صریح کفر ہے" (ص ۱۲)

اب انہی کا فتوی "خروج عن الاسلام" کا عملی مشق انہی کے اکابر کے کتب سے آگے ملاحظہ فرمائینگے ان شاء اللہ العزیز.

خلاصہ: مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح کالشّمس ہوگئی کہ فرقہ مماتیہ اشاعتیہ

کے نزدیک حیات النبی ﷺ کا عقیدہ رکھنے والا مندرجہ ذیل امور سے متصف ہیں:
(۱) کافر (۲) مشرک (۳) مرتد (۴) ان کا ذبیحہ حلال نہیں (۵) ان کے پیچھے نماز جائز نہیں. (۶) کفر و شرک میں شیعہ سے بھی آگے (۷) واجب ہے کہ ان کو کافر کہا جائے. (۸) خنزیر (۹) عنادی، محرّف اور فتنہ (۱۰) خارج عن الاسلام ہے
(۱۱) اور اس کے پیچھے نماز جائز سمجھ کر پڑھنے والا کا بھی ایمان باطل (۱۲) اور جو نہ مانے وہ منافق ہے.
اب ہم آگے دیکھینگے ان شاء اللہ کہ ان کے یہ سارے فتووں کی مربہ خود مماتیوں پر کیسے گر جاتے ہیں خود ہی نظارہ دیکھے بعونہ تعالی!

دوسرا رُخ: اب انہی فتووں کے تحت خود اشاعتی اکابر حضرات کا حال دیکھیے:
اب ان مکفّرین کا فتوی بلکہ ان مکفّرین میں شامل مماتی مولانا احمد جمشید صاحب کا سب سے پہلے خود اپنے آپ پر فتوی لگ گیا، خود ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:
" قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہے کہ شہداء زندہ ہیں اور جب شہداء زندہ ہیں تو انبیاء کرام علیہم السلام تو ضرور زندہ ہوں گے" (نفی سماع انبیاء واموات ص ۵۲۶)
☆ مماتیوں کے ایک اور مناظر امیر عبد اللہ صاحب ڈیروی کے افادات پر مشتمل کتاب جس کا مرتب ضیاء الرحمٰن رحمانی صاحب ہیں، وہ لکھتے ہیں:
"آنحضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں" (کلمہ حق ص ۵۰)
☆ چنانچہ ان کے ایک عالم مفتی علی الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں: "قبر میں ان کو حیات حاصل ہے ان کی ارواح کا اجسام کے ساتھ تعلق ہے... یہ نصوص سے ثابت وہ حقائق ہیں جن سے کوئی صاحب علم انصاف پسند انکار نہیں کر سکتا" (حیات انبیاء علیہم السلام ص ۲۰)

☆ اسی کتاب پر تقریظ کرتے ہوئے شیخ طیب طاہری صاحب لکھتے ہیں: "اجسامِ عنصریہ کے ساتھ ارواح مبارکہ کا ایک تعلّق ہے" (صفحہ ۷)

☆ مشہور صاحبِ علم قاضی شمس الدین صاحب مرحوم اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون لاشک فیه" (تسکین القلوب صفحہ ۴۷)

اسی وجہ سے تو مماتیوں کے قلمنگار مفتی ابوذکوان سلیمان ساجد صاحب لکھتے ہیں:

"دراصل خود کو حیاتی کہنے والے درحقیقت اصل حیاتی ہے ہی نہیں اصل حیاتی ہم ہیں"

(موت کا پیغام صفحہ ۲۳۵ ناشر: مکتبہ تعلیم القرآن تورڈھیر صوابی)

اب آپ حضرات بتائیں کہ ان کے خود اپنی طرف سے جاری کردہ فتوی جات ان کے گلے کا ہار بنا یا نہیں؟؟

گویا فرقہ اشاعتیہ خود اپنی ہی فتووں کی رُو سے:

(۱) کافر (۲) مشرک (۳) مرتد (۴) ان کا ذبیحہ حلال نہیں (۵) ان کے پیچھے نماز جائز نہیں. (۶) کفر و شرک میں شیعہ سے بھی آگے (۷) واجب ہے کہ ان کو کافر کہا جائے. (۸) خنزیر (۹) عنادی اور محرّف (۱۰) خارج عن الاسلام ہے (۱۱) اور اس کے پیچھے نماز جائز سمجھ کر پڑھنے والا کا بھی ایمان باطل (۱۲) اور جو نہ مانے وہ منافق ہے (!!)

سماع النبی ﷺ:

مولوی خضر حیات صاحب کہتے ہیں کہ: "سید عنایت اللہ شاہ بخاری کا یہ نظریہ تھا اور یہ نغمہ توحید میں بھی موجود ہے کہ جو صلاۃ وسلام عندالقبر کا قائل ہو وہ آدمی ابوجہل کی طرح مشرک ہے عندالقر جو صلاۃ وسلام سننے کا قائل ہے وہ ابوجہل کی طرح مشرک ہے میں نے خود حضرت شاہ صاحب سے پوچھا اور میرے ساتھ دوسرے علماء

بھی تھے ایک عالم نے کہا حضرت شاہ جی! ہماری مسجد کا امام باقی کوئی شرک نہیں کرتا کچھ بھی نہیں کرتا صرف کہتے ہیں کہ **اُدہر جاؤ روضے پر نبی پاک ﷺ سلام سنتے ہیں وہ کون ہے؟ تو فرمایا پکّا مشرک ہے** اس کے پیچھے کوئی نماز نہیں ہوتی"

(ویڈیو ہمارے پاس بھی محفوظ ہے جبکہ سوشل میڈیا پر بھی محفوظ ہے اور اس کا شاندار علمی جواب مولانا اکبر علی جلبانی صاحب حفظہ اللہ نے بھی دیا ہے سب کچھ میڈیا پر محفوظ ہے)

۲= مولوی احمد سعید ملتانی صاحب مماتی کا ایک بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہو چکا ہے اس میں موصوف کہتے ہیں:

" انبیاء کرام اولیاء کرام قبروں میں سننے کا عقیدہ کافر کرانے کا مسئلہ میں نے اٹھایا ہے اور کسی نے نہیں اٹھایا **جو سننے کا قائل ہے صلاۃ وسلام سننے کا قائل ہے وہ مرتد اور کافر ہے** الحمد للہ یہ بدنامی میرے سر پر آئی ہے کسی اور کے سر پر نہیں آیا بلکہ خود سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے مجھے کہا کہ اللہ پاک آپ کی زندگی کے اندر برکت کریں آپ نے ہی یہ راستہ کھولا میرے لئے، فتوی کا موقع ملا."

معلوم ہوا کہ یہ تکفیری فتنہ احمد سعید ملتانی اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب سے شروع ہوا،

اور پھر احمد سعید ملتانی سے اس کا روحانی حلالی (یا غیر حلالی، [اصطلاحاً]) بیٹا خضر حیات مماتی کو وراثت میں منتقل ہو چکا ہے! (اس لئے تو ان دونوں کی تکفیریت کی وجہ سے چہروں سے نورانیت رخصت ہو چکی ہے)

۳= مماتیوں کے مشہور مناظر مولوی یونس نعمانی صاحب اپنی ایک بیان میں کہتے ہیں:

"راولپنڈی میں ایک وقت میٹینگ تھی سمجھوں ذرا سمجھوں دوستوں! حقیقت ہے گہرائی تک پہنچو! تحقیق کریں کون کیا کرتے ہیں کون ظلم کر رہا ہے کون

اصل میں شاہ صاحب کا دشمن ہے جان لوں ! راولپنڈی تعلیم القرآن میں میٹینگ تھی پرانا قلعہ کی مسجد کے اندر جو حضرت شیخ القرآن مرحوم کی مسجد ہے وہاں پر جب شاہ صاحب نے صاف فرمایا کہ **میرا نظریہ یہ ہے کہ جو سماع کا قائل ہے وہ کافر ہے** اور جو نہیں مانتا تو وہ منافقت چھوڑے اور نکل جائے یہ اور بھی کئی میٹینگ میں شاہ صاحب کہتے رہے اور **میٹینگوں** میں یہ خاموش رہے بہر حال ایک میٹینگ تو وہ تھی تو وہاں یہ عطاء اللہ بندیالوی ضیاء الحق سرگودھوی قاضی عصمت اللہ صاحب یہ لوگ آگے کھڑے ہوگئے اور شور ڈالنا شروع کر دیا شاہ صاحب نے فرمایا شور نہ کرو وہ جھوٹے لوگوں والا کام نہ کرو اگر کوئی دلیل ہے تو لاؤ دلیل کے ساتھ مجھے مناؤ یا میں تمہیں مناتا ہوں شور ڈالنے کی ضرورت نہیں یہ جو صوفی صوفی بن جاتے ہیں پوچھوں ان سے، کیا آپ حضرات نے شاہ صاحب کے سامنے یہ غلط انداز اختیار نہیں کیا تھا؟ تم شاہ صاحب کا نام لیتے ہو؟ ہم وہاں بار بار کھڑے ہو کے کہہ رہے تھے کہ شاہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے درست فرمایا ہے بات کرنی ہے تو آؤ بات کرو۔۔۔"

(یہ بیان خود مماتیوں نے اپنے ہم مسلک مولوی عطاء اللہ بندیالوی کے خلاف اپلوڈ کیا ہے اور عام سوشل میڈیا پر محفوظ ہے جب کہ ہمارے پاس بھی محفوظ ہے)

۴= مولوی عبد المقدس صاحب ایک حوالہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ خود خطاب سلام کا سنتے ہیں وہ کفر ہے خواہ السلام علیک کہے اور یا السلام علی النبی کہے (فتاوی رشیدیہ) (تحقیق الحق ص ۴۲۱)

اگرچہ موصوف نے "فتاوی رشیدیہ" کا حوالہ نقل کیا، مگر اس کا صحیح محمل و مقصد کیا ہے؟ وہ کسی اور مقام پر ہم عرض کریں گے ان شاء اللہ تعالی،

فی الوقت صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ان مماتی حضرات کے نزدیک سماع النبی ﷺ کفر و شرک ہے،

تو لیجیے، اگر واقعی سماع النبی ﷺ کفر و شرک ہے تو آیئے ان کے اپنے گھر سے ہی اس کا

ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

دُوسرا رخ:

مولوی اشرف علی صاحب مماتی (بن شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان) نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے: " از افادات: رئیس المفسرین امام المؤحدین مولانا حسین علی الوانی نور اللہ مرقدہ۔ ترتیب: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ" اب ان دونوں شیخین کریمین کی کتاب میں سماع النبی ﷺ ملاحظہ فرمالیں:

"وروی البیھقی الحدیثین :فقال مرفوعا: من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی نائیا ابلغته،کذا فی المشکوٰۃ عن البیھقی فی شعب الایمان"
[کتاب لاجواب در توحید المعروف "طفنچہ"ص ۹۸ناشر دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ،تاریخ اشاعت ۶ جولائی ۲۰۱۹]

اور مولوی عبد السلام صاحب حضروی (خضر حیات مماتی کا استاذِ گرامی) تلمیذ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نے اپنی کتاب میں ۱۹۶۲ والا قاری طیب صاحب کا وہ تحریر نقل کیا ہے جس پر اپنے ہی اشاعتی اکابرین کے دستخط بھی ثبت ہیں ، مثلاً قاضی نور محمد خطیب صاحب قلعہ دیدار سنگھ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب وغیرہ بزرگوں کا،اس تحریر کے الفاظ یہ ہے:

" وفات کے بعد نبی کریم (ﷺ) کے جسد اطہر کو برزخ میں یعنی (قبر شریف) میں بتعلّقِ روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے

والوں کا آپ (ﷺ) صلوۃ وسلام سنتے ہیں" احقر محمد طیب وارد حال راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۶۲ء۔(مولانا قاضی)نور محمد خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ -لاشیٔ(مولانا)غلام اللہ خان۔(مولانا) محمد علی جالندھری [مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ ص ۱۲]

بلکہ مماتیوں کے ایک مشہور رسالہ میں "سماع النبی ﷺ" کی تحقیق کے متعلق اس حد تک لکھا گیا ہے کہ "من صلی علی عند قبری سمعته "حدیث نقل کرکے حاشیہ میں لکھتے ہیں: "اس حدیث کی جو سند سُدی صغیر پر مشتمل ہے اسی کو بوجہ راوی مذکور کے کمزور سمجھا جائے گا اور جس سند میں یہ راوی(سُدی صغیر، ناقل) نہیں ہے وہ کمزور (روایت،، ناقل) نہیں ہے اور حدیثِ ھذا کی دوسری سند بھی ہے **جس کے صحیح ہونے کی تصریح کرتے ہیں** **چنانچہ ملا علی قاری حنفی شرح مشکوۃ میں...الخ** (ماہنامہ تعلیم القرآن رراولپنڈی شمارہ نمبر ۱۰ااکتوبر ۱۹۶۷ ص ۴۸)

اور دوسرے شمارے میں اس حدیث کو استدلال میں پیش کرکے لکھتے ہیں: "**لما جاء عنه بسند جيد من صلی علی عند قبری سمعته**" (ماہنامہ تعلیم القرآن مئی ۱۹۵۹ص ۳۲،۳۱)

ان حوالہ جات کو سامنے رکھ کر بتائیں کہ کیا ان لوگوں نے خود اپنے ہی حلقے میں مذہبی خودکشی نہیں کی؟

پس واضح ہوا کہ مماتی گروہ کی یہ تکفیری سوچ نہ صرف ضلالت و غوایت ہے بلکہ اپنے ہی اکابر کی تحریرات و تصریحات کے خلاف بھی کھلی بغاوت ہے ان کے اکابر نبی کریم ﷺ کے سماع عند القبر الشریف اور حیات فی القبر کے قائل تھے اور یہ ناخلف وارث آج انہی اقوال پر کفر و شرک کے فتوے صادر کرتے پھر رہے ہیں۔

کیا ایسے متضاد، بے اُصول، خود کش فتوی فروشوں کو علماء کا وارث کہا جاسکتا ہے؟

یا پھر یہ وہی لوگ ہیں جن کے چہروں سے نورانیت بھی اٹھ چکی ہے اور زبانوں سے حکمت بھی!

حق تو یہ ہے کہ یہ فتنہ باطل کی آغوش میں پلنے والا ایک شوریدہ فرقہ ہے جس کا کفر کا پیمانہ صرف اپنے مخالفین کے لیے حرکت کرتا ہے اور اپنوں پر خاموشی اختیار کرلی جاتی ہے

جو خود ہی اپنے اقوال سے پھر جائیں ہر بار
فتویٰ تو دیں، لیکن خود کو بخشیں بار بار

تعلّقِ رُوح کا انکار کفر کی وادی میں؟

مماتیوں کا ایک قلم نگار مولوی ابواحمد جمشید صاحب لکھتے ہیں:

" تو اپنے جسد عنصری (یعنی دنیاوی جسم) کے ساتھ روح کا تعلق یقینا ثابت ہے جو اسی قرآنی آیت سے بطریق دلالت النص ثابت ہے اور جو بات دلالت النص کے ساتھ قرآن کریم سے ثابت ہو وہ اسی طرح قطعی اور یقینی ہوتی ہے جیسا کہ عبارۃالنص سے ثابت ہونے والی بات یقینی اور قطعی ہوتی ہے ،اس تعلق کا کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا،اس تعلق کے انکار سے قرآن پاک کی آیت کا انکار لازم آتا ہے اور ایک آیت بلکہ ایک کلمہ قرانیہ کا انکار کفر ہے جس طرح سارے قرآن کا انکار کفر ہے"

(نفی سماع انبیاء واموات ص ۷۰)

یاد رہے یہی عبارت مولوی حسین نیلوی صاحب مرحوم کی (ندائے حق ج ا ص ۹۲) میں بھی موجود ہے۔

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ۔۔۔۔

(ا) جسد عنصری کے ساتھ روح کا تعلق یقینی اور ثابت ہے۔

(۲)اور ثابت بھی قرآن پاک سے ہی ہے۔
(۳) تعلق کاانکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا بصورت دیگر انکار کرنے والا کافر قرار پاتا ہے

دوسرا رُخ: مماتیوں کا پہلا رُخ ملاحظہ کرنے کے بعد اب ان کا دوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ کیسے یہ لوگ اپنے اوپر کفر کا تیر چلا کر اپنے ہاتھوں ذبح ہوتے ہیں ،اور اس تکفیری ذہنیت کی وجہ سے اللہ تعالی نے دنیا میں ہی ان کو عذابِ فکری واعتقادی میں مبتلا کر دیا ہے کہ خود اپنے ہی مسلک میں ایک دوسرے پر کفر و شرک کے فتوے لگا کر کفر کے زہر میں بجھا ہوا تیر مارتے ہیں ،اب بلا تاخیر مماتیوں کا دوسرا رُخ ملاحظہ فرمائیں :

ا= مولوی سجاد بخاری صاحب لکھتے ہیں: " ارواح جو زندہ ہیں ان کا مردہ بدن کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے" [اقامۃ البرہان ص ۸۴]

قارئین کرام! لفظ "کچھ" کہنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی قسم کا کوئی تعلق ثابت نہیں! فرقہ مماتیہ کا وہ ڈھکوسلہ بھی ختم و باطل ہو جاتا ہے جو بے خبر لوگوں کو ورغلانے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم نے صرف تعلّقِ تصرُّفی کی نفی کی ہے ناکہ مطلقِ تعلّق کی۔

اور یہی بخاری صاحب مزید لکھتے ہیں: " اور رُوح کو قبر والے بدن سے **کوئی تعلق نہیں**" (ایضا ص ۸۵)

یہی نیلوی صاحب کی ایک اور کتاب ہے جو کہ اصلاً عربی زبان میں لکھا گیا تھا پھر اس کا اردو ترجمہ مولانا امیر بندیالوی صاحب اشاعتی نے کی ہے اس میں درج ہے:

"اور ان ارواح کو اجسام مثالیہ بھی ملتے ہیں وہ ارواح قیامت تک اپنے مستقر برزخیہ میں رہتے ہیں اس جسد عنصری سے ان کا اتصال ثابت نہیں" (شفاء الصدور مترجم صفحہ ۲۱ تحت عنوان باب اول)

عقل مند حضرات جان گئے ہونگے کہ جب اتصال ہی نہیں تو وہ تعلّق جو پہلے حوالے میں قطعی و یقینی بتایا گیا تھا اب اس کی نفی کیسے ہو رہی ہے؟

یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے ساتھ لفظ "تعلّق" پر صرف بحث نہیں بلکہ بعض اوقات متضاد اقوال میں سے "تعلّق" کا قول بھی ظاہراً کرتے ہیں تو اس وقت یہ بات خوووب ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ ان کے ساتھ ہمارا اختلاف اس بات پر ہے کہ یہ حضرات اولاً تو جسد عنصری کے ساتھ تعلقِ روح کے منکر ہیں جیسا کہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

"قبر میں روح کا بدن کے ساتھ سرے سے تعلق ہی نہیں ہے... اس حیات کا تعلق بدن عنصری سے نہیں ہے بلکہ روح میں ادراک و شعور قائم رہنے کو مجازی طور پر حیات کہتے ہیں بہر حال اس بدن عنصری میں حیات نہیں ہوتی" (ندائے حق ج ا ص ۲۴۶)

بندیالوی صاحب لکھتے ہیں: روح کا جسد عنصری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں (مسلک شیخ القرآن صفحات ۳۸۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶)

اگر تعلّق مان بھی لیں...؟

چلو مان لیا کہ ان حضرات نے جسد عنصری کا روح کے ساتھ تعلّق مان لیا لیکن پھر بھی یہ حضرات مانتے نہیں کہ اس تعلق کی وجہ سے حیات پیدا ہوتی ہے(؟!)

چنانچہ مولوی سجاد بخاری صاحب مرحوم اشاعتی لکھتے ہیں:

" کیونکہ یہ تعلق بدن عنصری میں صفتِ حیات پیدا کرنے سے قاصر ہے " (اقامۃ البرہان صفحہ ۱۵۹)

اب کہیے! تعلّق نہیں ہے، اگر تعلّق ہے بھی، تو بے اثر ہے؟

اگر ایسا تعلّق ہو جو نہ حیات دے نہ سماع... تو ایسا تعلّق کس کام کا؟

وہ تعلّق بھی کیا تعلّق ہے جو اثر ہی نہ دے، تو جھگڑا کیا؟

آخر میں ایک حیرت انگیز تضاد:

آخر میں ان کی ایک عجیب اور حیران کُن عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں، مماتیوں کے پہلے رُخ میں تو یہ تھا کہ تعلّق کا منکر مسلمان نہیں، اب اس کا دوسرا رُخ وچہرہ بھی ملاحظہ فرمائیں، ان کا مناظرِ کبیر احمد سعید ملتانی صاحب لکھتے ہیں:

"جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ ایسا تعلّق جس کی وجہ سے میت دیکھتا اور سنتا ہے ۔۔۔تو ایسے عقیدہ کا حامل شخص ایسی برائی کا مرتکب ہو رہا ہے کہ **جس سے کفر لازم آتا ہے**، اگر اس عقیدہ پر اتمام حجت کے اور شبہ دور ہو جانے کے باوجود بھی ڈٹا رہے **اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں**" [الرسالۃ المبین للعلماء الباکستانیین ص ۹]

عجیب بات اور عجیب عقیدہ ہے کہ ایک طرف انکارِ تعلّق کو کفر، اور دوسری طرف اقرارِ تعلّق کو کفر کہا جاتا ہے؟؟ سبحان اللہ...!

کبھی اس کو کافر کہا، کبھی اس کو زندیق
تمہارے فتووں کا دائرہ بڑا عجیب نکلا!

یہ تضاد بیانی: کبھی یہ حضرات تعلّق کا اقرار کرتے ہیں کبھی انکار، کبھی کہتے ہیں تعلّق ہے مگر حیات پیدا نہیں کرتا، تو کبھی کہتے ہیں حیات، تعلّق اور شعور سب کچھ قبر میں ختم!

گویا: کہیں پہ نگاہیں، کہیں پہ نشانہ
نہ خود پہ یقین، نہ رب کا بہانہ

قارئین کرام بھی وادی سوچ میں خوب ڈوبے ہوئے ہونگے کہ یا خدایا یہ کیا ماجرا ہے؟ ایک مماتی دوسرے مماتی کو کفر و شرک کے دلدل میں کیسے پھنساتے ہیں یہ حضرات تو اب تک دوسروں پر کفر و شرک کے بمباری کیا کرتے تھے اب خود اپنے ہی فتووں کی زد

میں آئے گویا...

اغیار کا جادو چل ہی چکا ہم ایک تماشہ بن ہی گئے
اوروں کو جھگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

سماع موتی شرکیہ مسئلہ ہیں؟

مماتیوں کے محقّق مولوی حسین شاہ نیلوی صاحب کہتے ہیں:

" مسئلہ حیات النبی ﷺ بعد از وفات النبی ﷺ، سماع عند القبر، استشفاع، توسل و وسیلہ اور سماعِ موتیٰ وغیرہ مسائل میں ان کا مسلک بہت راسخ تھا اور ان مسائل میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ کے ہمنوا تھے اور کسی کی پرواہ کیئے بغیر قائلین سماع موتی کو کافر ومشرک سمجھتے تھے"

(مولانا حسین علیؒ سوانح حیات (ناشر القرآن) ص ۱۲۲ ناشر، سرگودھا)

اور ان کا ایک مناظر کبیر سماع موتی کو "مافوق الاسباب" کہہ کر اسے شرک قرار دیتا تھا، چنانچہ احمد سعید ملتانی صاحب لکھتے ہیں:

" اس عقیدے کا حامل مشرک بھی ہوگا کیونکہ اسباب نہ ہونے کے باوجود مافوق الاسباب کے طور پر غیر اللہ یعنی میت کے سماع اور استشفاع کا بلاالتزام قائل ہے (الرسالۃ المبین ص ۹)

اس لئے تو انہی کے عالم ملتانی صاحب کا نظریہ یوں نقل کرتے ہیں:

"علماء دیوبند میں جو قائلین سماع موتی ہیں مولانا نے انہیں ایک جگہ "یا ایھا الکافرون" کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے" (خس کم جہاں پاک ص ۶۹)

بلکہ بقول ان کے یہ ان کے جماعتی فیصلہ اور پالیسی ہے کہ قائلینِ سماع کے تکفیر کی جائے گی. (خس کم جہاں پاک ص ۶۸)

اور مولوی نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

"شرک میں داخل کرنے والا سب سے بڑا گیٹ مسئلہ سماع موتی کا ہے"

(شفاء الصدور ص ۱۱۵ مترجم مولانا محمد امیر بندیالوی صاحب)

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں:

۱= تحفہ ابراہیمیہ (جس کا مصنف مولانا حسین علیؒ لکھا گیا ہے اور مقدمہ شیخ التفسیر قاضی شمس الدین صاحب اور بطور تبصرہ الشیخ سجاد بخاری کا نام لکھا گیا ہے) میں یہ قول موجود ہے کہ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سماع کی منکر تھی اور بعض دوسرے صحابہ قائل تھے" (تحفہ ابراہیمیہ ص ۱۶۸)

جب ان کے اپنے ہی حضرات اور شیوخ کے بقول بعض صحابہ کرام قائلینِ سماع تھے تو اب ان کے فتوے کیا صحابہ کرام پر نہیں لگیں گے؟ کبھی ضمیر نے آپ کی قلم کو نہیں روکا؟ کبھی لرزے نہیں؟ ذرا ہوش سے کام لو۔

گراں تھا جن پہ فلک کا بار، ہم ہیں وہ دیوانے
کہ جو صحابہ پہ بھی فتوے لگائیں بے باک ہو کر!

۲= مماتیوں کے شیخ التفسیر مولانا عبد الجبار باجوڑی صاحب لکھتے ہیں:

"سماع موتی کا مسئلہ زمانہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے اختلافی آرہا ہے یہ مسئلہ اعتقادات ضروریہ میں سے نہیں کہ اس کی نفی یا اثبات پر کفر و اسلام کا مدار ہو"

(فتح الرحمٰن ج ۲ ص ۶۸۴)

۳= شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ فرماتے ہیں: "سماعِ موتی کا مسئلہ زمانہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے مختلف فیھا چلا آیا ہے یہ مسئلہ اعتقاداتِ ضروریہ میں سے نہیں جس کی نفی یا اثبات پر کفر و اسلام کا مدار ہے" (جواہر القرآن ج ۲ ص ۹۰۲)

یہی مذکورہ عبارت مماتیوں کے شیخ الحدیث سجاد بخاری صاحب مرحوم کی کتاب میں بھی ہے (اقامۃ البرہان ص ۶۷)

۴ = خضر حیات صاحب اور مولوی عطاء اللہ بندیالوی صاحب جیسے حضرات کے استاذِ گرامی اشاعتی عالم شیخ عبد السلام صاحب (مدیر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک) اپنی کتاب میں مفتی رشید احمد گنگوہی کے حوالے سے بلاتردید لکھتے ہیں:

"یہ (سماع موتی) کا مسئلہ عہد صحابہ سے مختلف فیھا ہے اس کا فیصلہ کوئی نہیں کرسکتا" (فتاوی جات ص ۳۵)

۵ = اس فرقہ کے مشہور مایہ ناز اور معتمد عالم شیخ الحدیث قاضی شمس الدین صاحبؒ فرماتے ہیں: " اختلافی مسئلہ (جس کا اختلاف معتد بہ ہو) وہ ہوتا ہے کہ جس میں اختلاف صدرِ اول سے ہوا ہو اور صدرِ اول عبارت ہے زمانہ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین سے جیسے مسئلہ سماع موتی" (تصانیف قاضی شمس الدین صاحب مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ پر درس مئی ۱۹۵۹ء ج ۲ ص ۱۰۵)

۶ = شیخ القرآن مولانا حسین علیؒ فرماتے ہیں: "سماع موتی کا مسئلہ زمانہ صحابہ سے مختلف فیہ چلا آرہا ہے" (تسہیل بلغۃ الحیران ج ۲ ص ۱۵۰)

۷ = شیخ الحدیث مولانا قاضی شمس الدین صاحب فرماتے ہیں: "ہمارے شیخ حضرت حسین علی صاحب مرحوم و مغفور مسئلہ سماع موتی میں فرماتے تھے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس میں زیادہ شدت اور بحث و تمحیص نہ کی جائے اور زیادہ کوشش توحید و سنت کی اشاعت اور شرک کی تردید میں کی جائے" (ماہنامہ تعلیم القرآن جولائی اگست ۱۹۸۴ صفحہ ۴۶)

۸ = نیلوی صاحب لکھتے ہیں: " امام بخاری کا مسلک ہے کہ رُوح کے اعادہ کے بغیر بھی

مجرد جسم سُن بول سکتا ہے " (ندائے حق ج ا ص ۱۳۳۱)

۹= مماتیوں کے شیخ القرآن ولی اللہ کا بلگرامی صاحب لکھتے ہیں:

"مسئلة سماع الموتی اختلافیة سلفاً و خلفاً فی الصحابة والتابعین والایمة"
(فتویٰ شیخ ولی اللہ بلگرامی شہید صفحہ 47)

۱۰= مماتیوں کے شیخ التفسیر والحدیث مولانا سعید الرحمن الخطیب صاحب لکھتے ہیں:

" البتہ نفس سماع موتی میں اختلاف ہے دور صحابہ سے لے کر آج تک علماء ہیں اور سب نیک بندے اور اکابر اولیاء ہیں کوئی ان میں کافر اور گمراہ اور معتزلی نہیں ہے " (مجموعہ برزخی غمی وخوشی صفحہ 181،180)

تلک عشرة کاملة

بس ان ہی حوالوں پر اکتفاء کرتا ہوں مزید تفصیل کیلئے آپ ہماری کتاب "**جُنّة المناظر**" (غیر مطبوع) میں ملاحظہ فرمالیں گے ان شاء اللہ العزیز۔

قارئین کرام: آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان حضرات کے فتووں سے کن حضرات کی تکفیر لازم آتی ہے؟ صحابہ کرام سے لیکر اکابر علماء دیوبند تک اور پھر اپنے ہی اکابرین اشاعت بھی ان کے فتووں سے کیا بچ سکتے ہیں؟

فتویٰ لگا کے تُو نے جو بخشے تمام خلق
یہ فیصلہ بھی سن ذرا، اب کیا کریں اے پنجپیری؟

تبلیغی جماعت پر تبرّا بازیاں: خضر حیات صاحب تبلیغی جماعت کے خلاف جس انداز سے زبان درازی، تکفیر اور تحقیر کر رہے ہیں تو آخر میں نتیجہ خود بخود سنگین ہی نکلے گا اور ناظرین کرام خود ہی اس کی تماشہ کرینگے کہ "مماتی اپنے فتووں کی زد میں" ان شاء

اللہ۔۔۔حضرت حیات کی زبان درازی ملاحظہ فرمالیں:

"تبلیغی جماعت خالصتاً ایک دجال ترجمان فرقہ ہے اور دجالی مشن کا کام کرنے والا فرقہ ہے ،اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ان مقدّس بھیڑوں کو چھیڑا ہی نہ جائے ،ایسے مقدّس بھیڑے ہیں کہ اس پر بات ہی نہ کی جائے ہم نے اللہ کے فضل سے اشاعۃ التوحید میں سب سے پہلے آواز بلند کی کہ یہ دجالی گروہ ہیں اور کتاب وسنت کے مقابل ایک گروہ ہے ،جن کا مقصد قرآن سے دور رکھنا اقامۃ توحید سے دور کرنا،توحید خالص سے دور کرنا علمائے ربانیین سے دور کرنا اور جہاد سے دُور کرنا،کعبۃ اللہ سے دُور کرنا ،جتنے مشن اسرائیل کے ہیں،دجّال کے ہیں سب کے سب علی وجہ الاتم ان کو مسلمانوں میں پھیلانے کیلئے اور وہاں اور بخیل یہودیوں کے لانے کی ضرورت نہیں ہے ،یہ ان کے مشن کے پورے پاسبان ہیں (سامعین کی طرف سے "بے شک" کی صدائیں بھی سنائی دے رہی ہے)اس پر بڑے لوگوں کو غصہ آتا تھا کہ یار یہ تو ان بھیڑوں کو بھی نہیں چھوڑتا ہے یہ بیچارے تو کسی کو کچھ نہیں کہتے ،وہ تو کہتے ہیں کہ دوستوں بزرگو،اللہ خالق ہے اللہ مالک ہے اللہ رازق ہے۔۔۔الخ

(ویڈیو عام سوشل میڈیا پر وائر ہو چکی ہے جبکہ ہمارے ریکارڈ میں بھی محفوظ ہے مطالبہ پر پیش کرنے کی سعادت ہم کر سکتے ہیں ان شاء اللہ تعالی)

افسوس! ایسے بدزبان لوگ دین کی خدمت کی ٹھیکدار بن کر توحید کے نام پر امت میں کیا بگاڑ پیدا کر رہے ہیں ان کی زبان درازی سے ایسے مقدّس اور بے ضرر لوگ بھی محفوظ نہ ہوسکے.

کیا فتوی لگائیں ایسے واعظوں پر
جو دل سے خالی اور زباں سے خنجر ہوں

مفتی توصیف صاحب کا بد کلامی بھرا بیان:

مفتی توصیف صاحب مماتی یوں تبلیغی جماعت پر تبرا بازی کرتے ہوئے کہتے ہیں:
" فرقہ رائیونڈیہ قرآن کی دشمن ہیں اور جو مولوی ایسی تبلیغی خنزیر پر رد نہیں کرتا وہ مولوی خنزیر ہیں وہ شیخ الحدیث خنزیر ہے جو اس پر رد نہیں کرتے " (آڈیو بیان)

مولوی عبدالوکیل مماتی مزید تشبیہاتِ کفریہ اور الزاماتِ مہلکہ سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "فمن الغلو والافراط أنهم يحرمون الحلال ويحللون الحرام" (تحفة الاشاعة صفحه۲۶۴)

ترجمہ: تبلیغی جماعت کی غلوّ اور زیاتی میں سے (یہ بھی) ہے کہ حلال چیزوں کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے ہیں

مزید لکھتے ہیں: "واما فی کتبهم من الخرافات والواهيات فهی کثيرة لکن نذکر بعضها اللتی يشتم منها رائحة الشرک واعطاء الصفات المختصة بالله للمخلوق" (صفحہ ۲۹۶)

شیخ زکریا اور تبلیغی جماعت کے کتابوں میں اور بھی زیادہ خرافات اور واہیات ہیں لیکن ہم بعض وہ پیش کرینگے جن سے شرک کی بُو آتی ہے اور جو صفاتِ خاصہ باری تعالی ہے وہ مخلوق کو (انہوں نے) دیا ہے"

اور مزید لکھتے ہیں: "یا ایها الاخوان فاسمعوا الی هذه الهفوات والخرافات مالفرق بينهم وبين أهل التناسخ والثنوية وهل هذا الا دين النصارى واليهود... فاسمعوا الی اثبات الشرک واثبات عقيدة البريلوية"

(تحفة الاشاعة صفحه۳۰۶)

اے بھائیوں اس ہفوات اور خرافات کو تو سنو ان (تبلیغی جماعت) کے اور اہلِ تناسخ (ہندو) اور بدھ پرست میں کیا فرق ہیں اور یہ (تبلیغی جماعت) کے دین یہود اور نصاری ہی کے دین ہیں... پس سنو شرک اور بریلویوں کے عقیدہ کیسے ثابت کیا (اس تبلیغی جماعت نے)

اور مولوی خان بادشاہ صاحب تبلیغی جماعت اور شیخ زکریا پر یوں برستا ہے:

"وانظر کثیرا من خرافات هذا المبلغ فی کتابه فضائل الحج"

(الصواعق المرسله صفحه۱۲۶)

دیکھو اس مبلغ کی کتاب فضائل حج میں کتنی زیادہ خرافات ہیں.

مزید اسی کتاب میں لکھتے ہیں: "اللهم أهد له فانه أضل الناس بهذا الکتاب"

(أیضاً صفحه۸٦)

اے اللہ اس (شیخ الحدیث زکریا) کو ہدایت کرے اس نے تو اس کتاب کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کیا.

آگے مزید لکھتے ہیں: "وانظر الی اتباع هذا المبلغ کیف کان حال عقائدهم، لان حال المتبوع هکذا فکیف حال التابع وقد کتب هذا المبلغ اربعین من الخرافات لیس لها الوجود فی الأدلة الشرعیة وکلها من الکلمات الکفریة" (أیضاً صفحه۹۱)

مزید آگے جاکر لکھتے ہیں: "وکتب کثیرا من الوقائع التی کلها خرافات و شرکیات التی لاینبغی للمسم ان یتفوه بها فضلاً عن العالم سیما مثل هذا المبلغ ینبغی له الرجوع عن الخرافات حتی لایضل بها الناس من الاتباع المسلمین والا کیف جوابة لرب العالمین یوم الدین" (ص۹۲)

خلاصہ الزامات:

ان ساری حوالہ جات کا خلاصہ یوں ہوا کہ فرقہ پنجپیریہ اشاعتیہ کے نزدیک:

۱.. تبلیغی جماعت خالصۃً دجّال ترجمان فرقہ ہے

۲.. یہ مقدّس بھیڑے ہیں

۳.. یہ دجّالی گروہ ہیں

۴.. کتاب و سنت کے مقابل ایک گروہ ہے

۵.. ان کا مقصد قرآن سے دور کرنا اور اقامۃِ توحید سے دور کرنا علمائے ربانین سے دور جہاد سے دور کرنا ہے.

۶.. تبلیغی جماعت قرآن کی دشمن ہیں اور جو مولوی ایسی تبلیغی خنزیر پر رد نہیں کرتا وہ مولوی خنزیر ہیں وہ شیخ الحدیث بھی خنزیر ہے (ابھی آگے دیکھینگے کہ بقول مفتی توصیف صاحب کتنے مماتی شیوخ خنزیر بن چکے ہیں (!!)

۷.. تبلیغی جماعت حلال چیزوں کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے ہیں (اور یہ تو کفر ہی ہے)

۸.. تبلیغی جماعت کے کتابوں میں زیادہ خرافات اور واہیات ہیں جن سے شرک کی بُو آتی ہے اور جو صفاتِ خاصہ باری تعالی ہے وہ مخلوق کو (انہوں نے) دیا ہے.

۹.. تبلیغی جماعت کے اور اہلِ تناسخ (ہندو) اور بدھ پرست میں کوئی فرق نہیں ہیں.

۱۰.. تبلیغی جماعت کے دین یہود اور نصاری کے دین ہیں.

۱۱.. شرک اور بریلویوں کے عقیدہ ثابت کرنے والے لوگ ہیں.

۱۲.. تبلیغی جماعت کی کتاب فضائل حج میں زیادہ خرافات ہیں.

۱۳.. شیخ الحدیث زکریا نے اس کتاب کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے.

۱۴.. شیخ زکریا کی کتاب میں چالیس خرافات ہیں جس کی وجود دلائلِ شرعیہ میں موجود نہیں.

۱۵.. اور یہ تمام خرافات کفریات و شرکیات ہی ہیں (العیاذ باللہ ثم وثم)

مولوی محمد الفضاد صاحب لکھتے ہیں: " مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولا احمد سعید نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ **وہ کافر ہیں** " (خس کم جہاں پاک صفحہ ۶۹)

اب یہ ساری صفاتِ مذکورہ خود مماتیوں ہی میں دیکھیے بعونہ تعالی!

برعکس: مماتیوں کے شیخ القرآن مولانا محمد افضل خان شاہ پور صاحب رحمہ اللہ ایک وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"فضائل کے مسائل جانوگے تبلیغی جماعت سے اور صاف عقیدہ کی مسئلہ جانوگے اشاعت التوحید والسنۃ سے اور قانون کے لئے علماء حق کے ساتھی ہونگے علماء حق دیوبندی علماء ہیں" (ملفوظاتِ افضلیہ صفحہ ۷۴ ناشر: مکتبہ افضلیہ شاہ پور شانگلہ سوات)

ایک اور جگہ وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " میں اشاعت التوحید والسنۃ میں ہوں **اور تبلیغی جماعت کا نصرت کرتا ہوں** اور سیاست میں دیوبند کے ربانی علماء کی تائید کرتا ہوں " (ایضاً صفحہ ۱۲۳)

گویا ایک ہی سانس میں مماتیوں نے اپنے شیخ کو کفر و شرک، خرافات، یہودی، نصرانی، بُت پرست، اہلِ تناسخ، خنزیر اور دجّالی مشن والا کہا، معاذاللہ ثم وثم.

مماتیوں! مجھ پر غصہ اور گالیاں نہ دو اور نہ مجھ پر دانت پیسو یہ آپ ہی کے فتوے ہیں میں نے صرف نقل کی ہیں اور بس.

اپنے منہ سے خود کو گمراہ کہنے لگے
فتوے دیے اور خود ہی اس کے نیچے آ گئے

او چھپے ہوئے مماتیوں! سوچنے کی بات ہے کہ کتنے ہی مماتی حضرات چھپ کر تبلیغی جماعت کے اندر گھسے بیٹھے ہیں؟ تو پھر بخوشی اپنے مسلک و فرقہ کے یہ گزشتہ تحفے بھی قبول فرمائیں یعنی خنزیر، دجال، مشرک، اہلِ تناسخ وغیرہ...!

مماتی فرقہ تکفیری فرقہ ہے:

فائدہ: آخر میں بطور فائدہ عرض ہے کہ مولوی عبدالمقدس صاحب مماتی فرقہ سیفیہ کو تکفیری اسی وجہ سے کہا ہے کہ یہ طبقہ تبلیغی جماعت کی تکفیر کرتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:
" قارئین کرام انہی رہبانوں میں سے ایک پیر سیف الرحمان بھی ہیں جو کہ... تمام امت محمدیہ ﷺ کو کافر بنانے میں شب و روز منہمک ہیں تبلیغی جماعت والوں کو جبریہ کافر کہتے ہیں" (رسائلِ مقدسہ صفحہ ۵)
جب پیر سیف الرحمان صاحب کو تبلیغی جماعت کے تکفیر کرنے والے کو آپ نے تکفیری مان لیا کہ یہ فرقہ تکفیری ہے تو اُوپر دیئے گئے حوالہ جات کے مطابق پورا مماتی فرقہ خود بھی اپنے ہی اُصول سے تکفیری ٹھیرتا ہے.

کیا خوب نقاب اتری چہروں سے
ائینہ دکھایا جب ان کو ان ہی کا

فرقہ پنجپیریہ قرآن کے توہین کے مرتکب ہیں:

مولوی قمرالزمان صاحب نے اپنی کتاب میں "روکھڑی صاحب اور قرآنی کلمات کی توہین" کا عنوان قائم کرکے ہمارے مخدوم اور محبوب محقق اسلام حضرت مولانا محمد رسال صاحب حفظہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:
"مزید (مولوی رسال صاحب) لکھتے ہیں: تاکہ بحث پورے طور پر **الم نشرح** ہو جائے"
قارئین محترم: "الم نشرح" قرآنی کلمات ہیں مولوی رسال صاحب روکھڑی نے

قرآنی کلمات کو کلام الناس کی معرض میں (یعنی عام محاورے کے ضمن میں) ذکر کر کے قرآنی کلمات کی توہین کا ارتکاب کیا ہے جو ایک نا قابل معافی جرم ہے

(تبلیغی جماعت کا اصل دشمن کون؟ص ۱۷۸)

اب آیئے! مولوی قمر الزمان صاحب کے وضع کردہ اُصول کی روشنی میں ان کے اپنے ہم مسلک ایک بزرگ کو پرکھتے ہیں جنہوں نے بھی وہی انداز اختیار کیا جس پر دوسرے کو مطعون قرار دیتے ہیں گویا اپنے ہی اُصول سے توہینِ قرآن کے مرتکب ہیں،

مماتیوں کے مشہور مولوی ابو مقداد سید عبد المقدس صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"اس کیلئے میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی طویل تقریر و عبارت نقل کرتا ہوں جس سے موصوف کی غلطی بھی **الم نشرح** ہو جائے گی"

(تحقیق الحق ص 469)

اور مزید لکھتے ہیں: "لیکن صفدر صاحب نے اس میں سے بہت کچھ عبارت حذف کیا ہے "**بئس ما قدمت لهم انفسهم**" اب موصوف کے مقتدیٰ نے اپنی کتاب "سماع الموتی" میں وہی کچھ لکھا جس کی توقع ہی نہ تھی" (تحقیق الحق 308)

(۲) اسی قماش کا ایک اور اقتباس مولانا سید سجاد بخاری صاحب مرحوم کے رسائل میں موجود ہے کہ: "بعض دفعہ جب مشرکین توحید کے دلائل قاہرہ اور براہین قاطعہ کے سامنے لاجواب اور بے بس ہو گئے اور شرک کی برائی اور غیر معقولیت ان پر **الم نشرح** کردی گئی.." (مقالات سید سجاد بخاری ج ۲ ص ۱۹)

خود ہی اپنے فتوں کی زد میں آکر قرآن کی توہین کرنے والے بن گئے!

خود کاوشِ ناحق ہی آخر، خود اپنے گلے کا طوق بنی
کیا بات کریں ہم ان لوگوں کی، جو اپنی بات سے ہار گئے

بدعتی اور زندیق کون؟

مشہور تکفیری اور زبان دراز مولوی خضر حیات صاحب اپنے ایک ویڈیو بیان میں کہتے ہیں کہ :

"ہاتھ اٹھا کر تعزیت میں جو دعا کرتے ہیں پکی بدعت ہے بعض لوگوں نے ایک اور روایت سے بھی استدلال کیا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنا یہ عمل بدعت ہے،اس بدعت کو ثابت کرنے کیلئے جو الٹی سیدھی دلیلیں پیش کرے گا **تو وہ صرف بدعتی نہیں رہے گا زندیق بھی رہے گا** کیونکہ بدعت کو ثابت کرنے کے لیے اوٹ پٹانگ تحریفات شروع کر دیں اب بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ تعزیت پہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے اللہ ان کو ہدایت دیں بخاری و مسلم میں ایسی کوئی حدیث نہیں، بخاری پھر بھی جھوٹ ہے مسلم پہ بھی جھوٹ ہے۔"(ویڈیو بیان)

اس بیان سے معلوم ہوا کہ خضر حیات صاحب کے نزدیک تعزیت میں ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا بدعت بلکہ اس کو ثابت کرنے والا زندیق ہے

اب دیکھیے! خضر حیات صاحب کے فتوے کے مطابق تعزیت میں ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا بدعت ہے اور جو اسے جائز کہے زندیق ہے.

مگر خود ان کی جماعت کی مرکزی امیر شیخ طیب صاحب کے کئ ویڈیوز اور تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہو چکی ہیں جن میں موصوف تعزیت میں اجتماعی دعا کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں ان میں سے ایک ویڈیو وہ بھی ہے جو شیخ الحدیث، مراجع العلماء، استاد الحدیث مولانا حمداللہ جان ڈاگئ بابا جی صاحب رحمہ اللہ کی تعزیت کے لیے شیخ طیب صاحب گئے تھے اور پھر وہاں تاریخی کلمات کہہ کر آخر میں باقاعدہ اجتماعی دعا بھی فرمائی (جس کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب "التحقیق القوی فی دفاع الشیخ حمداللہ جان

الداجوی " میں ذکر کیا ہے)

تو خود ہی سوچ لیں کہ خضر حیات صاحب کے فتوی اور خود انہی کی اُصول سے اپنا امیر بدعتی بلکہ زندیق ثابت نہ ہوئے (!!)

شیخ طیب صاحب کی ایک اور تصویر بھی گردش کر رہی ہے جس میں اجتماعی دعا کر رہے ہیں اور جس شخص نے نشر کیا ہے انہی کے ہاں شیخ طیب صاحب گئے ہیں اس لیے اس کی شہادت بڑا معتبر ہے، چنانچہ Jameel Farooq کے نام سے آئی ڈی پر مندرجہ ذیل تحریر کے ساتھ اجتماعی دعا کی تصاویر نشر ہوئی ہیں:

" شیخ القرآن حضرت مولانا شیخ محمد طیب طاہری صاحب آج شام ہمارے بردار نسبتی مولانا محمد یونس ایوب کے انتقال پر تعزیت کے لیے تشریف لائے حضرت الشیخ دوستوں کی دوست اور ہر دل عزیز شخصیت ہیں ہم انہی جزاک اللہ خیرا کہتے ہیں۔"

یاد رہے مرحوم 2 دسمبر 2024 کو فوت ہوئے اور شیخ طیب صاحب نے10 دسمبر 2024ء کو تعزیت کے لیے ان کے ہاں جا کر اجتماعی دعا کی ہے۔

فلہذا ھم مزید سوالات نہیں کرتے کہ کیا ہفتہ بعد بھی تعزیت جائز ہیں؟ وغیرہ وغیرہ بات بہت مشکل اور الجھ ہو جائے گی۔

اسی طرح شیخ طیب صاحب کی آفیشل پیج بنام Abul Yaman Muhammad (Tayyib) سے بھی چند تصاویر نشر ہوئی ہیں جن میں اجتماعی دعا کی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ تحریر نشر ہوئی ہے:

" امیر جماعت اشاعت توحید و السنۃ صدر وحدت المدارس الاسلامیہ پاکستان قائد محترم شیخ القرآن حضرت مولانا محمد طیب طاہری صاحب حفظہ اللہ ایس پی کوہاٹ جناب فاروق

زمان آج بروز جمعہ ضلع کوہاٹ شیخ القرآن حضرت العلامہ مولانا محمد شریف صدیقی صاحب کا بھائی ملک سید حنیف مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کے لیے تشریف لے آئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان بھائیوں جنہوں نے ہمارے ساتھ اس غم و درد میں شرکت کی اللہ تعالی تمام مسلمان بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائیں امین یارب العالمین۔" (تاریخ 13/12/2024)

اب خود اپنے بنائے ہوئے اُصولوں پر پرکھے! کہ کون پکا بدعتی ہے اور کون زندیق؟

اپنے ہی فتووں کا نشانہ ہو گئے آخر
دشمن تھے جنہیں کہتے، وہ اپنے سے نکلے

☆.. ان کے الشیخ الادیب مولوی شیر احمد منیب صاحب مرحوم لکھتے ہیں: "ان قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے التزام ہاتھ اٹھانے کا اس دعا میں جائز نہیں رہا اور احیاناً کسی سبب سے ایسا کرنا اور امر ہے" (لایستوی الاعمی والبصیر ص ۲۵۲، ناشر: مکتبۃ الاشاعۃ پشاور)

☆... ان کے معمر بزرگ شیخ القرآن محترم مولانا عبداللہ چارباغی صاحب لکھتے ہیں: "ایک دن میرے بھائی قاری عطاء اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ مہتمم صاحب کے وفات کے **کچھ عرصہ بعد** مولانا ادریس صاحب چکسیری آیا تو فرمایا کہ میں مہتمم صاحب کے ہاتھ اٹھانے (تعزیت) کیلئے ان کے بڑے برخوردار کو حاضر ہوتا ہوں.. الخ (ملفوظات مشائخ صفحہ ۵۰)

بس ان کی اصلیت کے لیے یہی حوالہ جات کافی ہے تاکہ بحث بھی لمبی نہ ہو جائے اور حقائق بھی لوگوں پر عیاں ہو سکیں.

نہ تھا کوئی جو دکھلاتا انہیں ان کا ہی چہرہ
سو ہم نے آئینہ رکھا تو دشمنی ٹھہری

اسلام کا منکر کون؟!

مولوی سعید احمد ملتانی صاحب لکھتے ہیں:

"معلوم ہوا کہ قبر میں زندہ سمجھنا عقل کے دشمن اور اسلام کے منکر کا کام ہے"

(سلسلۃ الذہب ص 565)

اور ان کے شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد زمان صاحب لکھتے ہیں کہ قیامت سے پہلے حیات کا عقیدہ خروج عن الاسلام ہے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"وفات النشور سے پہلے حیات ناسوتی کا قول عناد اور حق میں تحریف ہے اور خروج عن الاسلام ہے" (تبیین الحق ص ۱۶)

اب آیئے دوسری طرف:

اشاعتی عالم مولوی مفتی علی الرحمٰن فاروقی صاحب لکھتے ہیں۔

"قبر میں ان کو حیات حاصل ہیں، ان کی ارواح کا اجسام کے ساتھ تعلق ہے" (حیات انبیاء علیہم السلام اور جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ ص ۲۵)

ایک اور اشاعتی عالم اور مماتیوں کے مناظر مفتی امیر عبد اللہ صاحب ڈیروی کے افادات پر مشتمل کتاب جس کا مرتب ضیاء الرحمٰن رحمانی ہے اس میں ہے کہ:

"آنحضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہے" (کلمۃ حق ص 50)

اب فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ مولوی احمد سعید ملتانی اور مولانا محمد زمان صاحبان کے نزدیک ان اپنے اشاعتی علماء کا کیا حکم ہے؟

بلا دلیل شرعی خصوصیت کا دعوی:

احمد سعید صاحب ملتانی لکھتے ہیں: "دلیل شرع کے بغیر تو خصوصیت کا قول نرا کفر ہی ہے" (سلسلۃ الذہب ص 786)

اب دوسری طرف یہی فرقہ بخاری شریف میں "قرع النعال" اور "سماع المیت" یا "قلیب بدر" وغیرہ روایات کو خصوصیت قرار دیتے ہیں،
تو یاتو وہ **خصوصیت دلیل شرعی** سے بتائے ورنہ ملتانی صاحب کے نزدیک فرقہ مماتیہ سب کے سب.... ہے۔

چمن میں تلخی گفتار ہے مرے سبب
اوروں کو شکایت ہے، مجھے ذوقِ فغاں اور

اعادہ روح کے قائل کافر؟

مولوی احمد سعید ملتانی لکھتے ہیں کہ اعادہ روح کا قائل کافر ہے العیاذ باللہ، چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ فرمالیں:

" جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ میت خواہ پیغمبر کی ہو یا کسی امتی کی موت کے بعد قیامت سے پہلے اس میں روح لوٹائی جاتی ہے ---تو ایسے عقیدہ کا حامل شخص ایسی برائی کا مرتکب ہو رہا ہے کہ جس سے کفر لازم آتا ہے، اگر اس عقیدہ پر اتمام حجت کے اور شبہ دور ہونے کے باوجود ڈٹا رہے تو اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں"
(الرسالۃ المبین للعلماء الباکستانیین ص۹)

خود انہی کے گھر سے ثبوت:

اب اعادہ روح کے قائلین پر فتوے دینے والے اپنے گھر کی بھی خبر لیں، چنانچہ جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ کا بانی سمجھا جانے والا عظیم شخصیت شیخ القرآن مولانا حسین علی الوائیؒ لکھتے ہیں: "المنکر والنکیر یأتیان المیت فیرسل فی ذالک المیت الروح" (تحریرات حدیث ص 397)
یعنی منکر نکیر مردے کے پاس آتے ہیں اور اس میں روح میں لوٹاتے ہیں۔

کیا احمد سعید ملتانی کا فتوی مولانا حسین علی الواںؒ پر لگے گا یا کہ یہ فتوی صرف غیروں کیلئے ہے اپنے اس سے مستثنی ہیں؟

فائدہ: یہ تحریرات حدیث کتاب انہی کے مکتبہ "اشاعت اکیڈمی قصہ خوانی بازار پشاور" سے سن ۱۴۳۲ میں شائع ہوئی۔

دیگر اشاعتی اقوال: ایک اشاعتی عالم مفتی علی الرحمٰن فاروقی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: " جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ کے بانی شیخ محمد طاہر رحمہ اللہ اور شیخ غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے استاذ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ "تحریرات حدیث" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس بات پر کہ قبر میں سوال کے وقت روح بدن میں عود کرتی ہے اور تعلق ہیئۃ رہتا ہے گو بدن متفرق و منقسم ہو چکا ہو (اور اس پر)احادیث متواترہ وارد ہیں" (حیات انبیاء علیہم السلام اور جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ کے متعلق مفصل اور مدلل فتوی ص۶۱)

واضح رہے کہ اس کتاب پر کئی علماء اشاعت کے تقاریظ ہیں جن میں شیخ طیب صاحب، شیخ سعید الرحمٰن صاحب، (عرف خطیب اوگی صاحب)، مولانا عبید اللہ صاحب ناظم اعلی صوبہ سندھ سرفہرست ہیں۔

☆ مولوی حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں: " اعادہ رُوح صرف اسی قدر ہوتا ہے جس سے وہ انسان دکھ اور لذت و نکیرین کا جواب سوال معلوم کرسکے"

(ندائے حق ج۱ص۴۹)

☆: شیخ سجاد بخاری صاحب مرحوم نے اپنی کتاب میں یہ تحقیق درج کی ہے کہ: "انبیاء علیہم السلام کی روحیں اعلی علیین میں مقیم ہیں.... اعلی عیلین میں رہتے ہوئے قبروں

میں مدفون بدنوں کے ساتھ بھی ان کا تعلق ہو یا وہ (روحیں، ناقل) خود قبروں میں آ جائیں" (اقامۃ البرھان صفحہ 183)

ایک اور جگہ اپنی تائید کے لیے معرضِ استدلال میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت یوں نقل کرتے ہیں: " اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ہمیشہ رفیق اعلیٰ میں رہتی ہے اور اللہ تعالی اس کو (کبھی) قبر میں بھیجتا ہے تاکہ وہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دے اور اس کی بات سنے" (اقامۃ البرہان صفحہ 191)

بس اسی پر اکتفاء کرینگے ورنہ اس موضوع پر ہمارے پاس کئی حوالے ہیں امید ہے وہ اپنی زیر تالیف کتاب "ہدیۃ المناظر" میں پیش خدمت کرینگے ان شاء اللہ تعالی.

گویا مماتی فرقہ خود اپنے ہی فتووں کی زد میں آکر اپنے ہی فتووں کی برکت سے کافر ہوئے..

تعویذ کے متعلق مماتی ایک دوسرے کے فتووں کی زد میں:

احمد سعید ملتانی صاحب تعویذ کو مطلّقا شرک کہتے تھے، چنانچہ ایک سائل نے نیلوی صاحب سے سوال کیا اور کہا کہ: " احمد سعید ملتانی صاحب تعویذات کو شرک کہتے ہیں کیا یہ صحیح ہے" (رسائل نیلوی ص۲۸)

تو شیخ نیلوی صاحب نے جو جواب دیا اس کو ہم آگے نقل کریں گے ان شاء اللہ صرف یہاں انداز دیکھے مجیب (شیخ نیلوی) نے سائل کی اس نسبت کے خلاف کچھ تردید نہ کی معلوم ہوا کہ یہ نسبت بالکل درست ہے کہ ملتانی صاحب تعویذ کو مطلقاً شرک قرار دیتے تھے. بلکہ ایک اور جگہ تو صاف کہتا ہے کہ: "جو تعویذ آج کل جس طرح مروج ہے یہ بالکل شرک ہے اور کفر بنتا ہے بلکہ ایسے لکھنے والے پر لعنت بھی ہوتی ہے" (خس کم جہاں پاک ص۱۷)

مزید بھی سنو، ملتانی صاحب کہتا ہے: " سور (یعنی اے خنزیر!) تو تعویذ لے آ لیکن اللہ سے تیری امید ٹوٹی ہے تو مرتد ہو سکتا ہے لیکن کبھی بھی محمد ﷺ کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا " (خس کم جہاں پاک ص ۱۵۱)۔

اپنے گھر کی خبر لیں: اب اگر تعویز کو مطلقاً شرک قرار دیا جائے تو خود مماتیوں کے اکابرین ان کے اپنے ہی مماتیوں کے فتووں کی رُو سے کیا سے کیا بنیں گے . ملاحظہ فرمائیں:

شیخ طیب صاحب کے متعلق خود انہی کا اقرار ہے وہ لکھتے ہیں:

" امیر صاحب نے کہا: بھئی مسند دارمی میں ایک حدیث ہے کہ جب بچے زچے کا وقت ہو تو ھینگ کی دھونی دے کر فلاں تعویذ لکھ کر عورت کے ران پہ باندھا جائے تو بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے" (خس کم جہاں پاک ص۱۶)

نوٹ: یہی بات خود شیخ طیب صاحب نے بھی اپنی درسگاہ میں بیٹھ کر ویڈیو میں پیش کیا ہے چونکہ بس کتابی حوالہ موجود ہے اسی لیۓ ہم نے اسی پر انحصار کیا.

اور نیلوی صاحب کے حوالے سے وہ خود لکھتے ہیں:

"ہاں !ہاں ! محمد حسین شاہ صاحب نے اپنے عارفین میں لکھا تھا کہ یہ تعویذ لکھنا مسنون ہے" (ایضا ص۱۷)

بلکہ خود نیلوی صاحب کا فتوی ہے کہ: " جن تعویذات میں قرآن مجید کی آیت ہو یا حدیث شریف کی دعا ہو تو وہ نہ شرک ہے اور نہ حرام، مطلق فتوی لگانا صحیح نہیں"

(رسائل نیلوی ص۲۸)

اب خود دیکھئے کہ ملتانی صاحب کے نزدیک شیخ نیلوی اور شیخ طیب صاحب مشرک ٹھہرے یا نہیں؟ یا پھر فتوے صرف غیروں پر لاگو ہوتے ہیں؟

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

چندمزید اقوال: مماتیوں کے ایک اور مشہور عالم شیخ القرآن مولانا ولی اللہ کابلگرامی شہید رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

" تعویذ کسی کو لکھ کر دینا اور اس پر اجرت لینا اس شرط پر جائز ہے کہ اس میں لکھا ہوا مضمون خلاف شریعت نہ ہو اور اس کو مؤثر حقیقی نہ مانا جائے"

(فتاوی شیخ ولی اللہ کابلگرامی شہید رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۰۳ مکتبۃ الفیصل کابلگرام ۲۰۱۹)

☆ شیخ القرآن مولانا افضل خان شاہ پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: " اللہ کا نام برکتی ہے تو جب دعا کریں تو اللہ کا نام لوگے اگر تعویذ کرتے ہو تو اللہ کا نام لیا کرو"

(ملفوظات افضلیہ صفحہ ۴۷)

جب یہ شرک ہے تو کیا ان کے اپنے شیوخ اس شرک میں مبتلا تھے؟ یا کہ بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ صرف غیروں کیلئے شرک ہے؟۔۔۔

توسُّل: مولانا ابواحمد جمشید صاحب مماتی مسئلہ توسل کو شرکی اور کفری ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "جو لوگ مرچکے ہیں ان کو دعا میں وسیلہ بنانا یا تو کفر اور شرک ہے اور یا کفر اور شرک کا ذریعہ ہے، اللہ کے کسی رسول ﷺ نے اس طرح شرکی وسیلہ اللہ تعالی سے نہیں بنایا، اور نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے سامنے بنایا"

(نفی سماع انبیاء واموات ص ۵۲۲)

میاں محمد الیاس اپنی جماعت کے قائد محترم مولانا محمد طاہرؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

" مولانا محمد طاہرؒ وسیلہ مروجہ (بالذات) یعنی انبیاء وصالحین کی ذوات کے وسیلے سے دعا کرنے کو بدعت کے علاوہ شرک کا ذریعہ اور راستہ سمجھتے تھے اور اصرار کے ساتھ کہتے تھے کہ یہ کام مشرکین مکہ کا تھا" (شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ حیات وخدمات ص ۲۲۴)

مزید لکھتے ہیں: " الغرض بجاہ انبیاء وصالحین یاان کی برکت سے دعااللہ سے کرنا اول تو شرک ہے اور اگر شرک نہیں ہے تو موہم شرک ضرور ہے" (ایضا 227)

خضر حیات صاحب مماتی (جنہوں نے اپنی کتاب پر"حافظ احمد عبداللہ سنی حنفی دیوبندی حسینی" کا فرضی نام استعمال کیا) نے اپنی کتاب میں توسل کو شرکی مسئلہ ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "مسئلہ توسل.. میں آپ حضرات کو پرلے درجہ کا بدعتی اور مشرک اکبر بتاتے ہیں" (الفتح المبین فی کشف مکائد الکذبین ص ۵۳)

فرقہ پنج پیریہ اشاعتیہ کے توسل پر فتاوی ملاحظہ کرنے کے بعد اب ان کے وہ فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں جس میں انہوں نے توسُّل کو ثابت کیا ہے لہٰذا اپنے ہی فتاوی کی روشنی میں کیا سے کیا ٹھہرے، فیصلہ قارئین کے حوالے..!

فرقہ اشاعتیہ کی طرف سے دیے گئے القابات "رئیس المفسرین امام الموحدین شیخ القران مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ اور انہی کے دوسرے معزّز شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ دونوں کی کاوشوں سے ایک کتاب مرتب ہوئی ہے جس کو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ کے فرزند ارجمند مولانا اشرف علی صاحب نے اپنی اہتمام سے اور استاد الحدیث مولانا عبدالرشید لاوی صاحب کے پروف ریڈنگ اور بطور معاون مفتی محمد عاصم نے اس کتاب کو بہت اہمیت کے ساتھ دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے شایع کی ہے، اس میں توسل کی یوں اثبات ہے:

"پیروں کی صورت خیال کرکے بتوسل ان کی دعا طلب کرنا موجب فیوضات ہے"

(کتاب لاجواب در توحید صفحہ 129)

کیا خیال ہے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ سمیت دیگر مشائخ بھی بدعتی ہیں؟ العیاذ باللہ!

یاد رہے اس کتاب میں جا بجا توسل بالذات کا استعمال ہوا ہے مثلاً دیکھیے صفحہ 45،46،51،52 . بلکہ ایک جگہ تو واضح الفاظ میں حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حضرت عبدالقادر جیلانی ابوالقاسم ہزازرا فرمو دنہ کہ بوقت حاجت نام من ذکر کنی مراد توسل است یعنی بگویہ الہی بحرمة سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ" (ایضاً صفحہ 63)

کہ حضرت عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ بوقتِ حاجت میرا نام لیا کرو، اس سے مراد توسّل ہے، یعنی' :اے اللہ !بحرمتِ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ، میری حاجت پوری فرما "

ایک اور جگہ بھی توسل کو واضح الفاظ میں لکھتے ہیں، چنانچہ رقم طراز ہیں: "الحمد للہ رب العالمین صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد واله واصحابه النهی بحرمة احباءك وبحرمة پیران" (ایضاً صفحہ 96)

☆ مولوی حسین شاہ نیلوی صاحب مرحوم بھی حضرت جیلانی کی عبارتِ مذکورہ کا مقصدِ اصلی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اذکرنی: اس کا معنی یہ ہے کہ بتوسل میرے دُعا مانگو" (ندائے حق ج ا ص ۵۹۱)

برکت:

اشاعتی مکتبہ فکر غیر اللہ کیلئے لیے لفظ "برکت" کے استعمال کو شرک تصور کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان کی نزدیک اللہ تعالی کی صفتِ خاصہ ہے، چنانچہ ان کے محقق کبیر مولوی حسین نیلوی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

" قرآن کریم میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ برکات دھندگی اللہ تعالی کی مخصوص صفات میں سے ہے اور اس صفت میں کسی کو شریک سمجھنا کفر ہے" (ماہنامہ

گلستان اسلام مارچ/اپریل1998/رسائل نیلوی ص۶۸)۔
اور جب مفتی اعظم مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے اس جماعت کی بدعات کی وجہ سے ان سے علیحدگی اختیار کی، اس کے بعد ایک مضمون لکھا،اس مضمون کو مماتیوں کے مناظر اور محقق شیخ خان بادشاہ نے نقل کیا ہے اور پھر اس پر تبصرہ بھی کیا ہوا ہے۔
چنانچہ مفتی نظام الدین شامزئی شہید نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:
" حضرت اقدس لدھیانوی شہیدؒ کے اقدام عالیہ کی برکت سے اللہ تعالی نے مناصب اور مراتب کی محبت دل سے ایسی نکالی کہ عام لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے"
تو خان بادشاہ صاحب مماتی اس لفظ "برکت" پر برستے ہوئے ان کو جواباً لکھتے ہیں:
"تو ایسے شرکی الفاظ کے باوجود اس جماعت سے تعلق نہیں تو آپ کو صاف یہ کہنا چاہیئے تھا کہ..الخ (قلائد العقیان ص ۲۲۳)
ان حوالوں سے ثابت ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک لفظ برکت کا استعمال غیر اللہ کے لیے شرک ہے۔
اب یہی لفظ "برکت" ان کے اپنے ہی ایک شیخ محمد ولی اللہ التوحیدی صاحب نے استعمال کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں: " بلکہ آج کل جو ان کے مساجد میں درس قرآن ہوتا ہے یہ بھی **شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ کی برکت** ہے" (عقیدے کی اصلاح ص۸۶)
مذکورہ حوالہ جات سے دو باتیں معلوم ہوئیں:
(۱) لفظ "برکت" کا استعمال اگر اپنے شیخ یا جماعت کے لیے ہو تو عینِ توحید، لیکن اگر وہی الفاظ دوسروں کے لیے استعمال ہوں تو وہ شرک اور صفاتِ خاصہ خداوندی قرار پاتے ہیں۔

(۲) ان حضرات کے ہاں بعد الوفات بھی اپنے مشائخ کی برکت کو جاری وساری مانتے ہیں۔ سبحان اللہ..!

اب فیصلہ قارئین خود کریں کہ یہ حضرات اپنے ہی فتووں کی زد میں پھنسے یا نہیں؟

معجزات کا انکار: مماتی حضرات مرنے کے بعد سماع کو خرق عادت اور معجزہ قرار دیتے ہیں۔ دیکھئے (اظہار حقیقت ص۹۷و۹۹)

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ سماع موتی کا مسئلہ عہدِ صحابہ سے اختلافی چلا آرہا ہے (دیکھے فتح الرحمٰن ج۲ص ۶۸۴، جواہر القرآن ج۲ص۹۰۸وغیرھما)

نتیجہ: جب سماع موتیٰ معجزہ ہے اور پھر یہ اختلافی بھی ہے کہ بعض صحابہ کرام اس کے قائل نہ تھے تواب یہ حضرات اپنے ہی مفتیان کرام سے دریافت کریں کہ معجزات کا منکر کون ہوسکتا ہے؟

کیا اس نظریہ کے مطابق صحابہ کرام پر معجزہ کا انکار لازم نہیں آتا؟ اور کیا معجزہ کا انکار کفر نہیں ہوتا؟۔۔۔العیاذ باللہ

یا اور انداز سے سمجھئے کہ۔۔۔۔

مماتیوں کے نزدیک قلیبِ بدر معجزہ تھا (الصواعق المرسلہ ص ۲۳۸ از مولوی خان بادشاہ صاحب) اور ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس سماع کی منکر تھیں (البصائر للشیخ طاہرؒ ص۱۳۹)۔

تو نتیجہ یہاں بھی خود بخود یہ نکلا کہ ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معجزہ کا منکر تھیں، خود مماتی حضرات یہ بتائیں کہ معجزہ کا منکر کون ہوتا ہے؟۔۔

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی!

صحابہ کرام کو مافوق الاسباب کا قائل قرار دینا: فرقہ اشاعتیہ کے نزدیک سماع الاموات "مافوق الاسباب" کے قبیل میں سے ہے (دیکھیے ندائے حق ج ۳ ص ۱۲۸ نفی سماع انبیاء واموات ۱۸۰، شفاء الصدور ص ۱۱۹ الرسالۃ المبین ص ۹)

اگر ان کے بقول یہ "مافوق الاسباب" ہے اور جیسا کہ گزرا کہ ان کے بقول صحابہ کرام کا ایک طائفہ سماع کا قائل تھا تو پھر لازم آیا کہ صحابہ کرام مافوق الاسباب کے قائل تھے ،اب مافوق الاسباب کا قائل شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟ مماتیوں پر یہ سوال قرض وفرض ہے کہ اس کی شرعی حیثیت کو متعین کریں اور ان شاء اللہ تا قیامت متعین نہیں کر سکیں گے۔

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا: مولوی خان بادشاہ صاحب لکھتے ہیں:

" اور بعض علماء مثلاً امام جوینی نے تو اس جُرم (نبی کریم ﷺ پر جھوٹ۔۔۔ ناقل) کو قابل نفرین اور سخت خیال کیا ہے کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں کفر کا حکم لگاتے ہیں"

(البرہان الجلی ص ۱۰۶)

پس معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا کفر ہے اب مماتیوں کا نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا ملاحظہ فرمائیے:

مولانا قمر زمان صاحب اشاعتی لکھتے ہیں: " نبی کریم ﷺ نے فرمایا: الساکت عن الحق شیطان اخرس" (تبلیغی جماعت کا اصل دشمن کون ص ۱۲۳)

مماتی حضرات سے مؤدّبانہ گزارش ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ سے بسند صحیح ثابت کریں تاکہ اپنے ہی عالم کے فتوے کے زمرے میں نہ آئے ورنہ حقائق کی میدان میں یہ بات متحقّق ہو چکی ہے کہ یہ روایت نبی کریم ﷺ سے قطعاً ثابت نہیں.

اور مماتیوں کے ایک اور بڑے محقق اور مشہور مصنف مولوی حسین شاہ نیلوی صاحب

لکھتے ہیں: "اور ایسا ہی رسول اللہ ﷺ کا ایک قول ہے:" انبیاء الله تعالی لایموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار" (ندائے حق ج ا ص ۲۷۹)
فرقہ اشاعتیہ سے درخواست ہے کہ اس کا بھی سندِ صحیح دکھائیں ورنہ "اپنی تلوار سے اپنی ضیافت" والا معاملہ نہ بنے!

تفسیر بالرأی: مولوی حسین شاہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

" تفسیر بالرای کرنے والا زندیق ہے" (مقالات نیلوی ج ۲ ص ۲۲۹)
اب آیئے فرقہ اشاعتیہ کے تفسیر بالرای کے چند نمونے ملاحظہ فرمالیں:
ایک ویڈیو بیان میں شیخ طیب صاحب سورۃِ فاتحہ کی پانچ آیات ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس میں اللہ رب العزت کی پانچ صفات ہیں لہٰذا پنج پیر ثابت ہوا(!!)
اسی طرح سورۃ اخلاص کی تفسیر کرتے ہوئے بھی ایسی مذموم تفسیر بالرای کا ارتکاب کیا ہے(!!)

بلکہ ایک مقام پر تو شیخ عبد السلام رستمی پر "فبأی آلاء ربکما تکذبان" آیت چسپاں کرکے کہتا ہے کہ ہم نے تم پر کتنے احسانات کیے ہیں لیکن آپ ہمارے کون کونسے احسانات کو جھٹلاؤگے ؟ العیاذ باللہ ثم وثم (ویڈیوز ہمارے پاس بطور ثبوت موجود ہیں اور پشتو میں ہے)

☆ ان کے ایک اور مولوی احمد سعید ملتانی صاحب کہتے ہیں:

" اللہ تعالی نے فرمایا: "قلیل من عبادی الشکور" کام کے آدمی حلالی تھوڑے ہوتے ہیں حرامی زیادہ ہوتے ہیں " (خس کم جہاں پاک ص ۱۵۰) معاذاللہ
اگلے صفحہ پر اس کا مزید تحریف بھی ملاحظہ فرمالیں، کہتے ہیں کہ:
"جب کوئی کہتا ہے کہ میں احمد سعید سے تعویذ لاؤں یا قاری گل شیر سے یا افضل ضیاء

سے یا پیر سید عنایت اللہ شاہ بخاری کے پاس تعویذ لینے کیلئے جاتا ہے تو اللہ فرماتا ہے:
"سور (یعنی اے خنزیر!) تو تعویذ لے آ لیکن اللہ سے تیری امید ٹوٹی ہے تو مرتد ہو سکتا ہے لیکن کبھی بھی محمد ﷺ کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا"
(خس کم جہاں پاک ص ۱۵۱)

اے مسلمانوں! آخر ان مماتیوں کے تحریفات تو دیکھیں پھر بھی یہ اپنے آپ کو قرآن کا عاشق گردانتے ہیں اور دوسروں کو دشمنانِ قرآن سمجھتے ہیں..!! انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نوٹ: اس مضمون پر ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ مواد ہے، اختصار کے پیش نظر یہاں اس کو ذکر نہیں کیا، تفصیل کسی اور موقع پر پیش کرینگے ان شاء اللہ تعالی.

معلوم ہوا کہ تفسیر بالرای کے زندیقانہ نتائج مماتیوں پنجپیریوں کے گھر میں وافر کی تعداد میں موجود ہے

فلھذا مماتیوں نے اپنے ہی فتووں کے بمبار سے مذہبی خودکشیکی راہ اختیار کرلی ہے
الحمد الله الذی عافانی مما ابتلاک بہ۔

<u>اُجرت علی الخیر</u>: مماتیوں کا یہ نظریہ ہے کہ دین وشریعت کےکاموں پر اُجرت (پیسے) لینا دینا حرام وبےایمانی، دین فروش اور یہود کے وارث ہیں، چنانچہ مولوی عبدالجبار صاحب (آف کوئیٹہ) نے تو دینی اُمور پر اجرت لینا دینا حرام ہونے پر مستقل کتاب لکھی ہے اور اپنے ہی جماعت کے خلاف یہ کتاب لکھی ہے جس میں یہ فتوی بھی موجود ہے:

" جب میں نے دیکھا کہ اس زمانے کے علماء جو دین فروشی میں مبتلاء تھے ان کی نماز دنیا پر تھی ان کی نکاح دنیا پر تھی اذان پر تنخواہ علومِ دینیہ درس و تدریس پر تنخواہ وغیرذالک.. یہ سارے دین فروش اپنےآپ کو احناف یا <u>پنجپیری کہتے ہیں</u>... شیخ

القرآن (مولانا محمد طاہر صاحب، ناقل) نوّراللہ مرقدہ کبھی کبھی دورہ تفسیر میں کہتے تھے کہ بے ایمانوں نے میرے ساتھ قرآن کریم سمجھتے ہیں اور پھر اس پر دوکانیں بنواتے ہیں۔۔ آج ان بے ایمانوں نے قرآن و حدیث پر دوکانیں بنوائی ہیں جبکہ یہ لوگ اب تک پنچپیری بھی ہیں۔۔۔ اگر دین اُجرت پر بیان کرتے ہیں جیسا کہ آج کل دین فروش لوگ تو یہ یہود کے وارث ہیں نہ کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے"

(خلاصۃ الاقوال فی تحریم الاجرۃ علی القرآن صفحہ ۲ تا ۵)

اس حوالے سے مندرجہ ذیل باتیں (خلاصہ کے طور پر) ثابت ہوئی:

(۱) نماز، نکاح، اذان، درس و تدریس و دیگر علومِ دینیہ پر اُجرت و تنخواہ لینے والا دین فروش (دین بیچنے والا) ہیں۔

(۲) قرآن کریم کی تدریس پر تنخواہ لینے والے پنچپیری گویا دوکانوں کو کھولا ہے اور اس کے ذریعے سے دوکانداری کر رہے ہیں۔

(۳) ایسے پنچپیری بے ایمان ہیں۔

(۴) دینی اُمور پر اُجرت لینے والے پنچپیری یہود کے وارث ہیں۔

(۵) اور یہ سب کام خود پنچپیری حضرات ہی کرتے ہیں اور مؤلّف کے مخاطب اپنے ہی جماعت اشاعت التوحید والسنۃ والے لوگ ہیں۔

پانچ پیر کے الفاظ کی پیش نظر ان پانچ شقوں پر اکتفاء کرینگے۔

اب یہی صفاتِ بالا خود ان ہی کے گھر سے صراحۃً بھی ملاحظہ فرمالیں:

تصویر کا دوسرا رُخ:

مماتیوں کے مشہور شیخ القرآن مولانا شاہ ولی اللہ کابلگرامی سے ایک سائل نے سوال کیا ہے وہ سوال بمع جواب ملاحظہ فرمائیں:

سوال: قاری صاحب جو مدرسہ میں پڑھاتے ہیں اور اس پر اجرت لیتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جائز ہے. اس لئے کہ ایسی صورت میں قاری اور معلّم نے اپنا وقت مشغول کیا ہوا ہے وبعض مشايخنا استحسنوا الاستئجار على تعليم القرآن اليوم...ومشائخ بلخ جوّزوا الاستئجار على تعليم القرآن...ويفتى اليوم بصحّتها لتعليم القرآن والفقه والامامة والآذان"

(فتاوی شیخ ولی اللہ صفحہ۲۰۳)

نتیجہ: اب خود فرقہ مماتیہ سوچ لیں کہ اُوپر پانچ شقیں صرف اپنے اس شیخ پر آنہیں گے بلکہ ساتھ ساتھ چُپ چُپ کر احناف پر بھی ضرب لگا دیے ہو.. تفکّروا و تدبّروا.

میّت واپس دنیا میں آسکتا ہے؟

مماتیوں کا یہ نظریہ عام کتب میں ملتی ہے کہ دنیا میں فوت شدہ لوگ یا ارواح واپس نہیں آتی یہ کفر کا عقیدہ ہے، جبکہ یہی کفریہ عقیدہ انہی کی کتب میں ملاحظہ فرمالیں یہ دعوی صرف "ہاتھی کے دانت اور کھانے کے اور" کی مصداق ہے، نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

"(ارواح) موہوبہ اجسام کے ذریعے جنت کی سیر کرتے ہیں کھاتے پیتے ہیں اور اپنے دوستوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں اس عالم برزخ کے آسمان زمین اور جنت میں جہاں جی چاہے جاتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کی یاوُری (مدد، دستگیری، حمایت، اعانت و نصرت، بحوالہ فیروز اللغات، ناقل) کرتے ہیں" (ندائے حق ج۱ص۵۷۸)

☆ مزید لکھتے ہیں: "اور بعض کاملین نے **حالت بیداری** میں حضور علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا" (ندائے حق ج۱ص۵۵۶)

ایک صفحہ بعد لکھتے ہیں: " اور بعض کاملین کی ارواح وفات کے بعد عالم برزخ میں مثالی اور برزخی اجسام کے ذریعے حرکت کرتی اور نماز، تلاوتِ قرآن، حج اور کئی دوسرے

اعمال بجالاتی ہیں
اگر کسی کامل بزرگ کو حالت بیداری میں کسی پیغمبر یا کسی فوت شدہ ولی کی زیارت بشکلِ انسانی نصیب ہو جائے تو یہ شکل اس کی مثالی شکل ہے اور اس کی روح جسم میں متشکل ہو کر اس کے سامنے آئی ہے" (ندائے حق ج۱ص۵۵۷)
مزید آگے بڑھ کر رقمطراز ہیں: " ابن منیر وغیرہ نے کہا کہ اللہ تعالی میت کی روح کو مثالی جسم عطا فرماتا ہے اور جس طرح خواب میں دکھائی دیتا ہے اسی طرح بیداری میں بھی نظر آتا ہے " (ندائے حق ج۱ص۵۵۹)
ناظرین کرام! دیکھے کیسی دوغلی پالیسی انہوں نے اختیار کیا ہے؟ گویا
"ہاتھی کے دانت اور، کھانے کے اور"
کہاں تک ان کے حوالے ذکر کرتا چلوں ان کے اسی طرح حوالہ جات کثیر تعداد میں ہیں بس اسی پر اکتفاء کرتے ہیں مزید حوالہ جات ہماری نئ کتاب "مماتی اور بریلوی بھائی بھائی" میں ملاحظہ فرمائینگے ان شاء اللہ تعالی.

مسئلہ استمداد: اشاعۃ التوحید والے دعوی کرتے ہیں کہ فوت شدہ حضرات سے مدد مانگنا شرک ہے اور مدد (استمداد، استعانت وغیرہ) کے لفظ مطلّقاً صرف مافوق الاسباب ہی کے معنی میں منحصر سمجھتے ہیں تو آئیں یہی استمداد من غیر اللہ انہی کے گھر میں تلاش کرتے ہیں،

مماتی حضرات شیخ الحدیث مولانا حمداللہ جان الداجوی صاحب کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ کفریہ شرکیہ تھا معاذاللہ کیونکہ ان کی کتاب میں "فاستعینوا من اصحاب القبور" عبارت موجود ہے، تو عرض ہے کہ اس عبارت کا صحیح مطلب کیا ہے اور یہ خود حضرت شیخ صاحب کی عبارت ہے یا کہ نقل کرکے اس کی توجیہ ذکر کی ہے وغیرہ تو یہ آپ حضرات "التحقیق القوی فی دفاع الشیخ حمداللہ جان الداجوی" میں

ملاحظہ فرمائیں یہاں عرض کرنا یہ ہے کہ کسی کتاب میں نقل کرنا اگر اس کے مصنف کافر و مشرک ہو جاتا ہے تو لیجیے، آپ ہی کے مشہور محقق ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف صاحب کی تحقیق سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس میں بھی یہ مقولہ موجود ہے چنانچہ موصوف نقل کرتے ہیں: "اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا بأصحاب القبور حدیث نیست قول بزرگ است وله معان شتی.. الخ "

(البلاغ المبین فی احکام رب العالمین، ناشر: دار القرآن والسنة شہباز گڑھی مردان)

☆ مماتیوں کے ممدوح (جن کو وہ اپنے اکابرین میں شمار کرتے ہیں) شیخ القرآن مولانا حسین علی رحمہ اللہ اپنی املائی تفسیر فارسی مکتوب میں فرماتے ہیں:

" اما استمداد خواستن از دوستانِ خدا اگر بسبب تقریب خدا است روا است... وحل مشکلے از حق تعالیٰ طلب نمودن بتوجہ بزرگان بجاست " (تفسیر بُلغة الحیران ص: ۳۵۴)

ترجمہ: بہر حال اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے مدد طلب کرنا اگر بسببِ نزدیکتِ خدا ہو تو جائز ہے... اور مشکلات کا حل کرنا اللہ تعالیٰ سے بتوجہ (بوسیلہ، ناقل) بزرگان ہو تو درست ہے

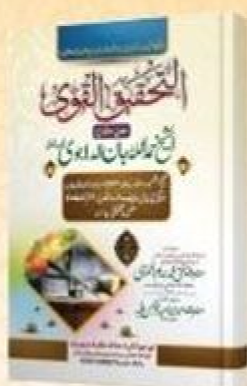
نوٹ: یہاں ہمارا مقصود نہ حضرت حسین علی پر دراز طعن ہے اور نہ لفظ استمداد کی تحقیق مطلوب ہے بلکہ یہ انداز مماتیوں ہی کی ہے جو ہم نے بطور الزام ان کو پیش کیا اور ان حضرات کے دوہرے معیار کو بے نقاب کرنا ہے.

☆... ایسا ہی حوالہ حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کی دوسری کتاب میں بھی بحوالہ شیخ عبدالحق رحمہ اللہ درج ہے، اصل عبارت یوں ہے:

"قاری عبدالحلیم هروی واما استمداد از دوستان خدا رواست" (تحفہ ابراہیمیہ ص: ۱۲۲)

قاری عبدالحلیم ہروی (کا قول) کہ استمداد اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے کرنی روا ہے.

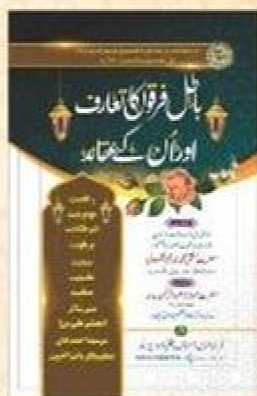
بس اس جگہ تک پہنچ کر رخصت مانگتے ہیں والسلام مع الاحترام

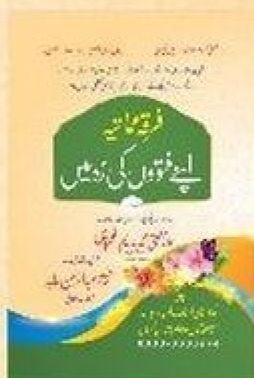



حکم القراءة عند القبور


التحقیقات النافعه
مسائل الجنازه


نُصْرَةُ المَعْبُود
فی مسئلة وحدة الوجود


باطل فرقوں کا تعارف
اور ان کے عقائد


اپنے فتووں کی زد میں

